بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل

نمبر ۵۲۵۴

تار کا پتہ:- "الفضل لاہور"

# روزنامہ الفضل لاہور

مصلح موعود نمبر

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲/۱ ۲ روپے

The Daily ALFAZL Lahore

قیمت فی پرچہ ۵؍

جلد ۶/۴۰ نمبر ۴۴

۲۰ فروری ۱۹۵۲ء ۔ ۲۰ تبلیغ ۱۳۳۱ ھ


سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز صحافیوں کے ساتھ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء
کے موقع پر تقریر فرما رہے ہیں

چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب سٹیج پر بیٹھے
تقریر سن رہے ہیں

سٹیج کا ایک منظر

جلسہ گاہ کا گوشہ

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۲ء

# اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے اب بھی کلام کرتا ہے

آج مغرب کی مادی اور بے خدا تہذیب کے زیراثر عموماً تعلیم یافتہ مسلمان پیشگوئیوں الہامات اور اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا تذکرہ سنتے ہی قہقہہ مار کر ہنس دیتے ہیں۔ اور آوازے کسنے لگتے ہیں۔ کہ آج بیسویں صدی میں بھی بھلا کوئی ایسا بے وقوف انسان ہوسکتا ہے۔ جو ایسی باتوں پر اعتقاد رکھتا ہو۔ ایسے توہمات جہالت کی یادگار ہیں اب تو تجربہ اور مشاہدہ کا زمانہ ہے۔ سائنسی معملوں میں ہر شے کا تجزیہ کر دیا گیا ہے۔ بڑے بڑے دانشمندوں نے ایسی باتوں کو غلط ثابت کر دیا ہے اب وہ زمانہ نہیں۔ جب اس قسم کی شعبدہ بازی اور کہانت سے عوام کو دام تزویر میں پھنسا لیا جاتا تھا۔ اب تو سوچ فکر اور غور کا زمانہ ہے۔ عقل کا دور ہے۔ سائنس کا دور ہے۔

لطف یہ ہے کہ یہ باتیں صرف مغرب زدہ نئے تعلیم یافتہ ہی نہیں کرتے۔ بلکہ ان سے مرعوب ہو کر اب بڑے بڑے دین کے عالم فاضل بھی کرنے لگے ہیں۔ پیشگوئی کا نام سنتے ہی ناک بھوں چڑھا لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی رویا وغیرہ محض ڈھکوسلے ہیں جنون ہے۔ اور ایسی باتوں پر اعتقاد رکھنے والے ملت بیضا کے مزاج سے ناآشنا ہیں وہ کہتے ہیں کہ دین تو ایک لائحہ زندگی ہے۔ اس کو بھلا پیشگوئیوں اور خوابوں سے کیا تعلق۔ ایسا دعوےٰ کرنے والے اور ان کو ماننے والے سب پست خیال ہیں:۔

بات یہ ہے کہ رجحانات تمام کے تمام مادی ہو چکے ہیں۔ اس زمانہ میں اتنی نمایاں مادی ترقیاں ہوئی ہیں کہ انسان کا ذہن ان کے جھمیلے میں کسی اور چیز کی طرف دھیان ہی نہیں دے سکتا۔ جسم کی کامرانیاں دل و دماغ پر برق خاطف بنی ہوئی ہیں۔ سینمائی مناظر جنت نگاہ اور ریڈیو کی شورشیں فردوس گوش ہیں۔۔ خوشبوؤں سے مشام تازہ ہوتے ہیں۔ زبانوں کو نعمائے بوقلموں کا چٹخارہ پڑ گیا ہے۔ جسموں کو ریشمی لمس حاصل ہے۔ مادہ پرستی کے یہ نقد انعامات ہیں۔ ان سے چھٹکارا ہی نہیں۔ علم الابدان نے علم الادیان کو دبا دیا ہے۔ اس بوجھ کے نیچے روح صرف مادہ کی ایک حالت بن کر رہ گئی ہے۔

تعجب پر تعجب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اپنے دانتوں ہی دین کا صرف چھلکا لئے ہوئے ہیں۔ اور یہ اشہب خرد کے شہسوار ع

نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

سگبٹٹ چلے جاتے ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے اس خودساختہ جرنیل کی جو ملکۂ الزبتھ کی سلطنت قائم کرنے نکلتا ہے۔ مگر اتنا بھی نہیں جانتا کہ آیا ملکہ الزبتھ کوئی پتھر کا مجسمہ ہے۔ جو نہ بولتا ہے۔ نہ ہلتا ہے اور نہ مکھی اڑا سکتا ہے یا کوئی زندہ انسان ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی تردید میں آخر کیا دلیل پیش کی تھی؟ یہی کہ ما لکم ماتنطقون۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم بات نہیں کرتے۔

سوال یہ ہے۔ کہ ایک زندہ خدا کا ہمارے پاس کیا زندہ ثبوت ہے۔ کیا محض یہ کہ کسی گذشتہ زمانے تک وہ اپنے بندوں سے ہم کلام ہوتا تھا۔ اس طرح تو تمام وہ لوگ جن کے متعلق ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ کبھی زندہ تھے اب تک زندہ ہیں مثلاً فرعون بھی زندہ ہے۔ نمرود بھی زندہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ہی سے ثابت ہے کہ وہ بھی گذشتہ زمانے میں بولتے تھے۔ اب ان کو ہزار بلاؤ نہیں بولتے۔ مگر اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اپنے لئے فرماتا ہے۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ ۱۸۷)

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم۔

کوئی بشر اللہ تعالےٰ سے سوا ان طریقوں کے کلام نہیں کر سکتا بطور وحی کے یا پردے کے پیچھے سے یا اللہ تعالےٰ کوئی رسول بھیجتا ہے۔ وہ اپنے حکم سے جو چاہتا ہے وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بلند ہے۔ اور حکمت والا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے سننے والو سنو۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے وہ سنتا تھا۔ اس کی تمام صفتیں ازلی و ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔"

(الوصیت)

## جانبِ محمود دیکھ اور مصلحِ موعود دیکھ

پڑھ ذرا سبز اشتہار اور جانبِ محمود دیکھ
جانبِ محمود دیکھ اور مصلحِ موعود دیکھ

کر رہی تھیں مدتوں سے جس کا قومیں انتظار
اُس کے فضل اور رحم کے ساتھ آج اسے موجود دیکھ

مہرِ عالمتاب کی مانند روشن ہیں نشاں
پیشگوئی کا یہی مصداق ہے مولود دیکھ

کونسا ہے جو نشاں ثابت نہیں محمود میں؟
یہ ذہانت یہ اولوالعزمی یہ بذل وجود دیکھ

آج دنیا کے کناروں تک وہ شہرت پا گیا
تین صدیوں کی طرف غافل نہ تو لے سود دیکھ

کیا نہیں ہے مظہرِ نورِ خدا اسکی جبیں؟
یہ جبیں سجدوں سے جو رہتی ہے گرد آلود دیکھ

جس طرف بھی اُٹھ گئی ہے اُس کی حق پرور نظر
نسلِ باطل ہو رہی ہے نیست و نابود دیکھ

اک نگاہِ مہر اے تنویرؔ تھی اٹھنے کی دیر
ہو رہے ہیں سب اندھیرے خود بخود مفقود دیکھ

# پیشگوئی مصلح موعود کے انکشاف کے بعد جماعت احمدیہ پر اہم ذمہ واری عائد ہوتی ہے

## دعوئے مصلح موعود کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو مکتوب

(۱)

۱۹۴۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک معزز دوست کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

برادرم! سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط اور تار نئے انکشاف کے متعلق ملے۔ جہاں ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایک زبردست الہام کو اس نے پورا کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آنیوالے احمدیوں کے لئے ترقیٔ مدارج کا ایک راستہ کھولا۔ وہاں ایک سخت ذمہ داری بھی ہم پر رکھی گئی ہے۔ ایسی ذمہ داری جس کا اٹھانا انسان کی طاقت سے باہر ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے دُعا اور التجا اور اسی سے مدد طلب کرنے کے سوا اب کوئی چارہ نہیں رہا۔ خدا تعالےٰ کا کام خدا تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔ بندہ نہیں کر سکتا۔ جب وہ اپنا کام بندہ کے سپرد کرتا ہے۔ تو یہ امر دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو بندہ اپنی سستی اور غفلت سے اور اپنے نفس پر اعتماد کر کے اس کام کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی سہیڑ لیتا ہے اور یا اپنی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور میں گر جاتا ہے۔ اور ایسی عاجزی اور ایسے استقلال سے اس کے دامن کو پکڑتا ہے۔ کہ آخر اس کا رحم جوش میں آجاتا ہے۔ اور وہ اس بندہ کو اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کا بازو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر وہ کام اس سے کروا دیتا ہے تب آسمان پر اس کے فرشتے اور زمین پر اس کے بندے اس کی حمد و ثنا میں لگ جاتے ہیں۔ اور دنیا خدا تعالےٰ کے ہاتھ کو ایک دفعہ پھر دیکھ لیتی ہے۔ اور بہت سے اندھے بھی آنکھیں پاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا چہرہ انہیں نظر آجاتا ہے۔ اور بہت سے دلوں کے مریض شفا پاتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کا نور گھر کر لیتا ہے۔ غرض اس طرح بہت سے لوگ پھر اس محبوب کو دیکھ لیتے ہیں۔ جس کا دیکھنا دُنیا کے فلسفی ناممکن بتاتے تھے۔ خدا کرے ہم سب اس گروہ میں ہوں۔ اور اس کمر توڑ دینے والے بوجھ کو بغیر ٹھوکر کھائے منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں اللّٰھم اٰمین والسّلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

(۲)

ایک معزز دوست نے ۱۹۴۴ء میں اپنی ایک پرانی رؤیا لکھی تھی۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جسم میں پوری طرح سما گئے ہیں۔ یہ خواب ان دوست کے اصل الفاظ میں حسب ذیل ہے

"میں سن ۱۹۱۶ء میں یہ واقعہ اپنی چشم سر سے کھلی آنکھوں سے بالائے مسجد مبارک دیکھ چکا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پورے کے پورے جسم محمود مبارک میں اس طرح سما گئے۔ جس طرح ایک تلوار اپنے نیام میں ٹھیک طور پر سما جاتی ہے"۔

حضور نے ان کو حسب ذیل جواب مرحمت فرمایا:۔

مکرمی و معظمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ سب کام خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ بعض دفعہ روحانی بارش سے پہلے ایک ہوا چلاتا ہے۔ اور لوگوں کو ایک امر مقدّر کے متعلق الہامات و کشوف سے خبردار کر دیتا ہے۔ مگر ہوا بارش کا قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے تو کبھی پرواہ نہیں کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا مقصد کیا ہے جو کچھ خدا تعالےٰ نے نہیں کرنا اسے سب دُنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی۔ اور جو خدا تعالےٰ نے کرنا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر بندہ کیوں جلدی کرے۔ پس مَیں خاموش رہا۔ بلکہ بسا اوقات مصلح موعود کی پیشگوئیوں کے ذکر پر قلبی اذیت اٹھاتا تھا۔ مگر چونکہ کلام الٰہی پر بحث تھی اسے روک بھی نہ سکتا تھا۔ اب کہ خدا تعالےٰ نے انکشاف فرما دیا ہے۔ اب بھی اپنے متعلق کچھ کہنا سخت ابتلا معلوم ہوتا ہے۔ مگر جس امر کا خدا تعالےٰ اظہار فرمائے۔ اس کا چھپانا گناہ ہے۔ اسلئے مجبور ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہی سے دُعا ہے کہ وہ مجھے بھی اور جماعت کو بھی اپنی ذمہ واریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ قائد کا تقرر بتاتا ہے۔ کہ دشمن کا کوئی نیا حملہ قلعہ اسلام پر جلد ہونے والا ہے۔ یا لشکر اسلام کو قلعۂ کفر پر حملہ کرنے کا اشارہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے بازوؤں کو طاقت اور ہمارے پیروں کو ثبات اور ہمارے دلوں کو حوصلہ بخشے۔ اللّٰھم اٰمین۔ والسّلام

خاکسار مرزا محمود احمد

# مصلح موعود کی شان

رقم فرمودہ از حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے رضی اللہ عنہ

مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے آپ کے بعض اور بھی نشان ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ مثلاً لیکھرام کا نشان بے شک یہ نشان بھی اپنی جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ لیکن نشان ظہور مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے دوسرے نشانوں میں بہت بھاری فرق ہے اس نشان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اہتمام کیا کہ چالیس دن تک اپنے شہر سے باہر ایک بیرونی مقام میں کنج تنہائی میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ زاری سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ قبولیت دعا کے نتیجہ میں جو دوسرے نشان ظاہر ہوئے بے شک وہ بھی شاندار نشان تھے لیکن اس نشان کے نتائج ایسے وسیع ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

اس قسم کے نشان تاریخ دنیا میں دعا کے نتیجہ میں تین مرتبہ ظاہر ہوئے۔

(۱) پہلا نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا نشان تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا یہ نشان اس ذیل کے نشانوں میں اول نمبر پر ہے۔

(۲) دوسرا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا نشان ہے جو ان دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کیں۔ یہ نشان اس قسم کے نشانوں میں اپنی شان کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔

(۳) تیسرا عظیم الشان نشان جو دنیا میں قبولیت دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا وہ مصلح موعود کے ظہور کا نشان ہے۔ یہ نشان اپنی عظمت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ وہ کیا عظیم الشان انسان ہے جو تیسری دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اس کا اندازہ اس کلام الٰہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے جو اس چلہ روزہ دعا کے بعد حضور علیہ السلام پر بمقام ہوشیارپور نازل ہوا جو ۲۰ فروری کے اشتہار میں شائع کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا پس اگر ہم مصلح موعود کی شان کا صحیح اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھنے چاہئیں۔ کیا ہی شان ہے اس انسان کی جس کے اوصاف و کمالات اور کارناموں کا نقشہ اس پیشگوئی میں کھینچا گیا ہے پس تیسرا عظیم الشان انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد دعاؤں کے نتیجہ میں دنیا میں ظاہر ہوا وہ مصلح موعود ہے جس کا ذکر اس پیشگوئی کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ یہ امر کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ نہ صرف نشانات اور دلائل سے ثابت ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا فعل بھی بلند آواز سے اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے ان تمام امور کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ایسے رنگ میں پورا کر دیا اور پورا کر رہا ہے جس کا کوئی انصاف پسند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ ان تمام باتوں کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے پورا کرنا کسی انسان کا کام نہ تھا۔ خدا تعالیٰ ہی ایسا کر سکتا تھا اس نے ان باتوں کو پورا کر کے آسمان سے اس بات کی گواہی دی کہ وہ آنے والا جس کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی تھی یہی محمود (فداہ ابی وامی) ہے۔ پس سب سے بڑا ثبوت کسی شخص کی صداقت کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہوتی ہے اور یہ ثبوت یہاں نہایت ہی بین رنگ میں موجود ہے۔

ایک اور امر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کی شہادت دے رہا ہے یہ ہے کہ جیسا سلوک آپ سے پہلے خدا تعالیٰ کے موعودوں کے ساتھ ہوا وہی سلوک آپ کے ساتھ ہوا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو موعود دنیا کی اصلاح کیلئے آتے رہے ہیں ان کے متعلق یہ سنت اللہ رہی ہے کہ ان کی قوم کے سرکردہ لوگ ان کی مخالفت پر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ان کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے بڑا انسان فرعون تھا جو آپ کی مخالفت میں کھڑا ہوا اور جس نے آپ کو اور آپ کی قوم کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں کا سب سے بڑا آدمی جو ان کا سردار کاہن تھا جس کا نام کائفا تھا جو ان کو ناکام کرنے کے درپے ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وادی مکہ کا سردار ابو جہل تھا جس نے آپ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسلمانوں کے سرکردہ مولویوں محمد حسین بٹالوی اور نذیر حسین دہلوی نے مخالفت کا بیڑا اٹھانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے الہام میں فرعون اور ہامان کا لقب پایا ........ اسی طرح خدا تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق جب محمود کے کھڑے ہونے کا وقت آ گیا تو احمدی جماعت کے چوٹی کے آدمی آپ کے مقابل پر ٹھیک اسی طرح کھڑے ہو گئے جس طرح پہلے مصلحین کے زمانہ میں ان کے زمانہ کے سرکردہ آدمی کھڑے ہو گئے تھے۔ اس طرح انہوں نے اپنے فعل سے اس بات کا اعلان کیا کہ جو شخص اب کھڑا ہونے والا ہے وہ وہی موعود ہے جس کی خبر جماعت احمدیہ کے بانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے دی تھی۔

ایک اور امر جو حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حقیقی شان کو ظاہر کرتا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد آپ کی پیدائش کے ساتھ رکھی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو لوگ حسن ظن رکھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور پیشگوئیوں کے نشانوں سے متاثر تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اصلاح خلق اللہ کیلئے کھڑا کیا ہے آپ سے بار بار درخواست کرتے تھے کہ آپ کو اپنی بیعت میں داخل کریں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ہمیشہ یہ جواب دیتے تھے ابھی تک مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوتا میں کسی سے بیعت نہیں لے سکتا لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے تو اس وقت آپ کو بذریعہ الہام الٰہی سلسلہ بیعت شروع کرنے کا حکم ہوا اور یہ وحی نازل ہوئی۔

(اصنع الفلک باعیننا ووحینا)

چنانچہ آپ نے اس اشتہار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت کی خبر شائع کی اور اس میں لوگوں کو بیعت کی دعوت دے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پیدا نہ ہوئے خدا تعالیٰ نے سلسلہ بیعت کو ملتوی رکھا چنانچہ آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی حکم نازل کر کے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس طرح آپ کی پیدائش کیساتھ سلسلہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس میں اس بات کا اشارہ تھا کہ اس مولود مسعود کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے کیونکہ دونوں کی ابتداء اکٹھی ہوئی تا معلوم ہو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے وجود کے ساتھ ایسی وابستگی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں سمجھے جا سکتے

آخر میں میں اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم غیر احمدیوں سے یہ کہتے ہیں کہ تمہارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبول کرنا اس لئے ضروری ہے کہ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور آپ کا وجود آپ کی صداقت کا نشان ہے جس کے ذریعہ ہم مخالفین اسلام پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم غیر مبایعین اصحاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فضل عمر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کیا ہے اور آپ کی صداقت کا ایک جلیل القدر نشان ظاہر کیا ہے اس لئے آپ صاحبان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو فرض ہے کہ اس نشان کی صداقت پر ایمان لاؤ اور دنیا کو بتاؤ کہ دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلیل القدر پیشگوئی کو اعجازی رنگ میں پورا کر کے آپ کی صداقت کا ایک شاندار ثبوت دیا ہے۔ اس کے آگے ہر ایک خدا ترس اور خشیۃ اللہ کے ساتھ تدبر کرنے والے کی گردن جھک جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ ضد اور تعصب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چمکتے ہوئے نشان کا انکار کریں گے تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح زیر الزام ہوں گے جس طرح غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر کے جن کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور جن کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک جلیل القدر شہادت ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ زیر الزام ہیں:-

(روزنامہ الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء)

# مصلح موعود والی پیشگوئی کی عظمت

اور

# مصلح موعود کی تعیین

از مکرم جلال الدین صاحب شمس

مصلح موعود والی پیشگوئی خدا تعالیٰ کا ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے۔ جس کی نظیر مخالفین اسلام پیش نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو۔ کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط" (اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص مصلح موعود کی ان صفات خاصہ پر نظر ڈالے گا۔ جو پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بیان کی گئی ہیں۔ تو وہ یقیناً مصلح موعود کو خدا تعالےٰ کا ایک نہایت عظیم الشان نشان اور معجزہ قرار دے گا بطور نمونہ چند صفات مندرجہ ذیل ہیں۔

وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔ اس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو گا۔ خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھنے والوں کے لئے وہ ایک کھلی نشانی ہو گی۔ وغیرہ

کیا کسی بشر کی طاقت میں ہے کہ وہ اپنے پاس سے اس قسم کی پیشگوئی کرے۔ کہ اسکے ہاں لڑکا ہو گا جو عمر پانے والا۔ اور اپنی صفات خاصہ میں بینظیر ہو گا۔ یقیناً نہیں۔

اللہ اکبر۔ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ ابھی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ میں ہوگا پیشگوئی کرنیوالے کی عمر پچاس سال سے زائد ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے ایک لڑکا عطا کرے گا۔ جو ان صفات عالیہ کا حامل ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ لیکن خدا کا یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

دشمنوں نے اسپر ہنسی اڑائی اور اسکو مستبعد جانا۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہ جس شخص کے گھر پچاس سال کی عمر میں ایسی اولاد نہیں ہوئی۔ تو اب اسکے گھر کیا ہو گا۔ لکھا

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"

نیز لکھا:۔

"پہلے یہ بھی اطمینان ہو گیا کہ نو برس تک آپ اور آپ کی بیوی زندہ رہے گی۔ ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۰ و ۴۹۹)

لیکن لیکھرام کی تو ذریت منقطع ہو گئی اور چند سالوں میں اس کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو مصلح موعود کے متعلق وعدہ کیا تھا۔ وہ بڑی آب و تاب سے پورا ہوا۔

## پیشگوئی کی اشاعت اور شہرت

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کی۔ اسپر قادیان کے بعض لوگوں نے یہ افواہ پھیلا دی کہ ڈیڑھ ماہ سے لڑکا پیدا ہو چکا ہوا ہے۔ اور چند روز کے بعد کہدیا جائے گا کہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ تب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس دروغ گوئی کے رد میں ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار لکھا۔ جس میں آپ نے تصریح سے فرمایا۔

"اس قول دروغ کار دواجب سمجھکر عام اشتہار دیتے ہیں کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ ہے۔ پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔"

یہ اشتہار بھی مخالفین اسلام آریہ سماجیوں اور دوسرے طالبین نشان الٰہی کو بھیجا گیا۔ جس پر منشی اندرمن مرادآبادی وغیرہ اعداء اسلام نے نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ اس نکتہ چینی کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

"کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا"

اسی اشتہار میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلشانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جواب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا۔ اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا۔ کہ انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔

اور اس تحریر یعنی "قریب کے حمل ہیں" کے مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اول پیدا ہوا۔ جس کے تولد کی خوشخبری بذریعہ اشتہار دی گئی جب بشیر اول ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گیا تو اس پر دیگر دشمنانِ اسلام نے عموماً اور لیکھرام نے خصوصاً نکتہ چینی کی۔ اور اشتہارات اور اخبارات میں طنزیہ لکھا کہ یہ وہی بچہ ہے جکی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی وغیرہ

## سبز اشتہار کی اشاعت

ان تمام نکتہ چینیوں کے جواب میں جو اشتہارات کے حوالجات سے کی گئیں تھیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے سبز اشتہار لکھا۔ جس میں آپ نے فرمایا:

"کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے بلکہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی بنا پر اور اس کے حوالہ سے بعد تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہو یا کوئی اور ہو"۔

## مصلح موعود کی تعیین

سبز اشتہار میں حضرت اقدسؑ نے مصلح موعود کی ان الفاظ میں تعیین فرمائی کہ:۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

(سبز اشتہار ص۷)

پھر اسی اشتہار کے حاشیہ ص۱۵-۱۷ میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالےٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کیلئے دو بڑے عظیم الشان طریقے ہیں اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے ....."

---

## آقا کے حضور

از امین اللہ خان سالک جامعہ احمدیہ احمد نگر

ہجر میں سوگوار ہوں آقا
مُضطرب بے قرار ہوں آقا

پنجہ نفس میں اسیر ہُوا
اس کے ہاتھوں میں خوار ہوں آقا

رُستگاری عطا اسیر کو ہو
کرو عار رستگار ہوں آقا

تیری چشمِ کرم کا طالب ہوں
تیرا خدمت گذار ہوں آقا

تجھ سا حق نے مجھے امام دیا
کس قدر بختیار ہوں آقا

خاک سے مجھ کو کیمیا کر دے
اس کا امیدوار ہوں آقا

از رہ لطف دستگیری کر
سالکِ دشت خوار ہوں آقا

دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا اور ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللّٰہ ما یشاء۔"

اور اسی اشتہار کے حاشیہ صفحہ ۲۱ پر فرماتے ہیں:

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کا ہی دوسرا نام محمودؔ اور تیسرا نام بشیر ثانی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے حاشیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ولادت کی خوشخبری دیتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"کہ اس کا نام بالفعل تفاؤل کے بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے۔"

پھر ۱۸۹۹ء میں تریاق القلوب کے صفحہ ۴۲ پر اشتہارات مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء اور سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کا حوالہ دے کر محمود کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کر کے تحریر فرمایا:-

"کہ سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔"

اسی طرح حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۲ میں سبز رنگ کی یہ عبارت درج فرمائی ہے۔

"دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ (میعاد سے مراد ۹ برس کی میعاد ہے۔ ناقل) زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

پھر فقل کمہ کے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

"یہ ہے عبارت سبز اشتہار صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

ان تحریرات سے آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام محمود بھی رکھا، اور بشیر الدین بھی اور یہ دونوں نام مصلح موعود کے ہیں اور سبز اشتہار جس میں مصلح موعود کی یہ تعیین کی گئی ہے اس کا مصداق آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قرار دیا اور آپ کے علاوہ یہ اسماء کسی اور وجود کے نہیں رکھے، اس لئے لازمی طور پر ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور اب واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ میں وہ تمام صفات خاصہ مندرجہ پیشگوئی دربارہ پسر موعود و مصلح موعود بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آج ہم خلوص دل سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے عہد میں اسلام کو فوق العادت ترقی عطا فرمائے اور بآواز بلند کہتے ہیں مصلح موعود زندہ باد بشیر الدین محمودؓ پائندہ باد

# سورۂ فاتحہ

(آزاد ترجمہ)

از مکرم جناب سعید احمد صاحب اعجازؔ

حمد تیرے ہی واسطے ہے
اے جہانوں کے پالنے والے

تُو ہے رحمٰن تُو رحیم بھی ہے
(رحم سینوں میں ڈالنے والے)

مالکِ یومِ دیں ہے نام ترا
میری محنت کا اجر؟ کام ترا!

ہم عبادت تری ہی کرتے ہیں
ہم اعانت تجھی سے مانگتے ہیں

تُو رہِ مستقیم ہم کو دکھا!
(رہِ ہدایت تجھی سے مانگتے ہیں)

راہ اُن خوش نصیب لوگوں کی
جن کو بخشی ہیں رحمتیں تُو نے

جن پہ تُو نے کیا ہے اپنا فضل
جن پہ بھیجی ہیں رحمتیں تُو نے

زینہار اُن کا راستہ نہ دکھا
جن پہ نازل ہوا ہے تیرا غضب

راہ سے ہٹ کے جو ہوئے گمراہ
جن سے ناراض تُو ہوا یارب

التجا یہ قبول فرما لے
ہاں! دُعا یہ قبول فرما لے

# حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے عقائد کی حقانیت پر

## غیر مبایعین کے نئے صدرِ انجمن کی تازہ اور کھلی گواہی

(از مکرم ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمدنگر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بڑا مقصد غلبۂ اسلام اور ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت ہے۔ قرآن مجید کی آیت وھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ غلبہ اسلام حضرت امام مہدی اور حضرت مسیح موعود کے وقت میں متحقق ہوگا۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی لئے مبعوث ہؤا ہوں کہ اسلام کا دوسرے دینوں پر آسمانی دلائل اور خدائی نشانات کے لحاظ سے غالب ہونا ظاہر کروں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی ساری جدوجہد اسی محور کے گرد چکر لگاتی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی۔ کہ روحانی اور ازروئے دلائل غلبہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تین سو سال کے اندر اسلام کو ظاہری غلبہ بھی حاصل ہو جائے گا۔ اور اسلامی شریعت سارے جہان کا قانون قرار پا جائے گی۔ اور مسلمان ساری قوموں پر غالب آجائیں گے۔ حضور نے اپنی اس پیشگوئی کو متعدد کتب میں نہایت زور اور تحدی سے پیش فرمایا ہے۔

(۲) اسلام کے اس روحانی اور جسمانی غلبہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صدہا نشان ظاہر فرمائے۔ تمام مخالفین حق پر اتمام حجت کے لئے بینات نیّرہ آپ کو دیئے گئے۔ انہی روشن نشانوں میں سے ایک واضح اور چمکتا ہوا نشان مصلح موعود کا نشان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تضرعات پر آپ کو مدت مقررہ میں اعلےٰ اور غیر معمولی روحانی قابلیتوں والے فرزند ارجمند کی بشارت دی۔ یہ بشارت ظاہری طور پر ناسازگار حالات میں دی گئی تھی۔ اور اس کا ظہور مادی نگاہوں کے لحاظ سے اور بھی عجیب صورت میں ہؤا۔ جس کا ایک پہلو یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت فضل عمر المصلح الموعود سیدنا حضرت میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کو عین جوانی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی مقرر فرمایا۔ تو اس وقت کے متعدد اکابر جماعت جناب مولوی محمد علی صاحب۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور جناب مولوی صدرالدین صاحب وغیرہم نے خلافت ثانیہ کا بلکہ جماعت احمدیہ میں سرے سے ہی خلافت کے ہونے کا انکار کر دیا اور چند خوشنما خیالات اور خوبصورت انسانی امیدوں کو لے کر لاہور ایسے بڑے شہر میں علیحدہ مرکز بنا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر کے بزعم خود اپنے لئے ترقی اور کامیابی کو قریب تر کر لیا۔ فریق لاہور نے غیر احمدیوں کا اعتقادی قرب بھی حاصل کیا۔ مرکز بھی لاہور میں بنایا۔ اور مقدور بھر پروپیگنڈا کر کے جماعت احمدیہ قادیان اور اس کے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ گذشتہ سنتیس سال کی تاریخ ان طریقوں اور مساعی سے بھرپور ہے۔ جو فریق لاہور نے جماعت احمدیہ کے خلاف کی ہیں۔

(۳) اب سوال یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کو مخالفین کی شبانہ روز کوششوں کے باوجود کیونکر کامیابی ہوتی۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ نور میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے قائم کردہ خلفاء کے دین کو تمکنت بخشتا ہوں۔ یعنی ان کے بتائے ہوئے عقائد ہی نبی کے اصل عقائد ہوتے ہیں۔ اور انہی کے عقائد کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تقویت اور قبولیت ملتی ہے۔ ان کے مخالف اپنی ساری تدبیروں میں ناکام رہتے ہیں۔ اس قرآنی معیار کے رو سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کے حقہ اور آپ کے مصلح موعود ہونے کا تازہ ترین اعتراف وہ بیان ہے۔ جو فریق لاہور کے نئے صدر جناب الحاج میاں محمد صاحب لائلپوری نے اپنے سالانہ جلسہ میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"بحثیں ہوتی ہیں کہ ہماری ترقی میں کیوں رک ہے؟ بعض کہتے ہیں جماعت قادیان نے دعویٰ نبوت کو حضرت امام زمان کی طرف منسوب کر کے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر ایک بہت بڑی روک پیدا کر دی ہے لیکن ان اعتقادات کے باوجود ان کی اپنی ترقی تو بدستور ہو رہی ہے۔ ہماری ترقی کے رکنے کی یہ کوئی وجہ نہیں۔ میرے خیال میں ہماری ترقی کے رکنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا مرکز دلکش نہیں۔ دنیا کے لوگ آخر فرشتے تو نہیں ہیں۔ کہ ہماری بود و باش کو وہ نہ دیکھیں۔ غور کریں کہ آخر ہم نے اپنے نوجوانوں کے لئے اپنے مرکز میں کونسی دلچسپی پیدا کی ہے۔ بہت سے نوجوان ہمارے سامنے ہیں۔ جن کے باپ دادا سلسلے پر عاشق تھے۔ لیکن ان نوجوانوں میں وہ روح آج مفقود ہے۔"

(پیغام صلح ۶ فروری ۱۹۵۲ء)

جناب میاں محمد صاحب صدر انجمن فریق لاہور کے بیان میں یہ صریح اعتراف ہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے عقائد قائم ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے۔ اور بالمقابل غیر مبایعین کی ترقی کے رکنے اور ان کے نوجوانوں کے احمدیت سے دور ہونے کا باعث ان کی موجودہ "بود و باش" بھی ہے۔ مگر اس سے بڑھکر ان کا عقائد احمدیت سے انحراف ہے۔ مرکز کو ہزار دلکش بنالیں۔ جبتک صحیح عقائد کو اختیار نہ کیا جائیگا۔ احمدیت کی روح پیدا نہیں

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ پر)

## مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی!

## عظیم الشّان پیشگوئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ پُرجلال کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہؤا:

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کیساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان دعاء

## اور اس کی معجزانہ قبولیت

(از محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عبد مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان دعا قبول فرمائی۔ جب آپؑ نے اس دعا کا اعلان فرمایا تو اس پر بہت سی پھبتیاں اڑائی گئیں۔ گالیاں دی گئیں۔ اور آپ کو ذلیل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا گیا۔ لیکن یہ دعا ایسے رنگ سے قبول ہوئی کہ ہر لحاظ سے انکار کرنے والوں پر حجت اور دلیل ہے اس بات کی کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کے بندے بنیں۔

### دعا ہستئ باری تعالیٰ کی ایک اہم دلیل ہے

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون۔

یہ آیت جو میں نے ابھی بیان کی ہے۔ دوسرے پارہ کے چھٹے رکوع کی ہے۔ جس میں رمضان کے مبارک مہینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ مبارک مہینہ وہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ ھدی للناس۔ ایسا قرآن جو لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث بنتا ہے۔ اور منزلِ مقصود کی طرف صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ بینات من الھدیٰ یعنی ہدایت کے لئے کھلے کھلے دلائل پیش کرتا ہے۔ والفرقان اور اس طرح نہ صرف ہدایت کے لئے بلکہ حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے دلائل پیش کرتا ہے۔ اس تعلق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سب سے بڑی دلیل اور رہنمائی دعاؤں سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ میں دعاؤں کے سننے کے لئے قریب ہو جاتا ہوں۔

اجیب دعوۃ الداع.... میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ اذا دعان۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی۔ لعلهم یرشدون۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ میری معرفت میں کمال حاصل کر کے کامل ہوں۔ رشد کہتے ہیں بالغ ہونے کو۔ یہاں رشد سے مراد بالغ ہونا نہیں بلکہ ہدایت پانے میں بالغ ہونا مراد ہے۔ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ذات کے لئے ایک بہت بڑی دلیل بیان فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ دلیل ایسی مضبوط ہے۔ کہ اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔

### ایک مثال

اس دلیل کی حقیقت اس مثال سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ ایک کمرہ جو چاروں طرف سے اندر سے بند ہو۔ اور قیاس یہ کہتا ہے۔ کہ اندر کوئی شخص موجود ہوگا۔ جس نے دروازے اندر سے بند کر رکھے ہیں۔ اور پھر اگر یہ معلوم کرنا چاہیں۔ کہ واقع میں کوئی اندر موجود ہے۔ تو ہم باہر سے دستک دیں گے۔ آوازیں دیں گے۔ ...... اور دوسرے ذرائع سے پوری کوشش کریں گے۔ کہ آیا کوئی اندر موجود ہے یا نہیں۔ اگر ہماری پکار کا اندر سے کوئی جواب نہیں آتا۔ تو شبہ پیدا ہونے لگے گا۔ کہ اندر کوئی نہیں۔ یا اگر کوئی ہے۔ تو وہ سویا ہوا ہے۔ یا مر گیا ہے۔ لیکن اگر اندر سے آواز آ جاتی ہے۔ اور ہمارے آواز دینے پر ہمیں جواب ملتا ہے کہ اندر ایک شخص موجود ہے۔ تو اس سے ہم یقین کر لیتے ہیں۔ کہ دروازے اندر سے اسی نے ہی بند کئے ہیں۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی ذات ہم سے پوشیدہ ہے۔ اور اس کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے اس کے متعلق لوگ مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ کوئی تو کہتا ہے کہ وہ سورج دیوتا کی شکل پر ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ چاند دیوتا کی شکل پر ہے۔ جتنے لوگ ہیں اتنے ہی مختلف خیالات۔ اور بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا ہے ہی نہیں۔ قرآن مجید ہمیں اسی آیت میں یہ دلیل دیتا ہے۔ کہ میرے موجود ہونے پر بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ میں ہمیشہ اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں۔

### ایک سوال اور اس کا جواب

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کس طرح معلوم ہو۔ کہ فی الواقع جو دعا قبول ہوئی ہے۔ جس نے قبول ہو کر ہماری مشکل کو حل کیا ہے۔ وہ واقع میں ہمارے قادر مطلق ہی نے وہ مشکل حل کی ہے۔ دنیا کے مال و اسباب کے ذریعہ سے وہ مشکل حل نہیں ہوئی۔ کیونکہ بسا اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک بت پرست بتوں کے سامنے نذرانے چڑھاتا ہے۔ یا کسی پیر فقیر کے پاس جاتا ہے۔ اور وہ اس پر جھاڑ پھونک کر دیتا ہے۔ اور اس کی حاجت مثلاً بیماری دور ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس بت پر چڑھاوے کی وجہ سے اور پیر فقیر کے جھاڑ پھونک کی وجہ سے یہ حاجت روائی ہوئی ہے۔ ایسی صورتوں میں کوئی یقینی ثبوت پیدا نہیں ہوتا۔ کہ فی الواقع اللہ تعالیٰ کی علم و قدرت کے ماتحت ہی ایسے لوگوں کی مشکلات حل ہوئی ہیں۔ دنیا میں انسانوں کو ہزاروں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تکالیف آتی ہیں اور وہ مختلف اسباب کے ذریعہ دور ہو جاتی ہیں تو ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے ہماری دعا قبول کر کے ہماری مشکلیں آسان کر دیں۔ جب تک دنیا میں مختلف اسباب کا وجود موجود ہے۔ اس قسم کی دعائیں جو چھپی چھپائی پردے کے اندر رہ کر قبول ہوتی ہیں۔ کوئی یقینی ثبوت نہیں۔ کہ فی الواقع وہ خدا نے قبول کی ہیں۔ بلکہ دعاؤں کی قبولیت اسی وقت ہی اللہ تعالیٰ کے وجود پر نہایت مضبوط دلیل بنتی ہے۔ جب غیر معمولی اور مخالف حالات میں قبل از وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملتی ہے۔ کہ میں دعا کو قبول کروں گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بار بار ایسا ہوا۔ کہ نہایت ہی مایوس کن حالات میں خدا تعالیٰ نے آپؐ کو قبل از وقت اطلاع دی کہ ایسا ہوگا۔ اور پھر وہ بات ایسے رنگ میں پوری ہوئی۔ کہ دنیا دنگ رہ گئی۔

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک واقعہ

اس کی ایک مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی سے میں پیش کرتی ہوں۔ تاکہ مضمون واضح ہو جائے۔ اور آیت کے مفہوم میں کوئی شبہ نہ رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ میں تنہا تھے۔ اور دشمن اور قریش آپ کو نہایت کمزور اور حقیر سمجھتے تھے۔ جوں جوں توحید کی دعوت کا نعرہ بلند ہوتا چلا گیا۔ آپؐ کی مخالفت اتنی ہی بڑھتی گئی۔ انہی ایام میں اللہ تعالیٰ آپؐ سے فرماتا ہے۔ اور تسلی دیتا ہے۔

سیھزم الجمع ویولّون الدبر

یہ آیت سورہ قمر کی آیات میں سے ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں آپؐ پر نازل ہوئی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ قریش کی جمعیت ضرور شکست کھا جائیگی۔ اور وہ سب کے سب پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔ آپ نے اس کے متعلق اعلان فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے۔ اور اس کا یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ اہل مکہ نے یہ سمجھا۔ کہ یہ مجنون کی بڑ ہے۔ وہ اس بات پر تلے رہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو قتل کر کے اس کی اس قسم کی بڑ کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور دنیا کے سامنے ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نعوذ باللہ ایک مفتری ہے۔ اور پھر آپ سب ہی جانتے ہیں۔ کہ ایک وقت آیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رات کی تاریکی میں مکہ کو چھوڑنا پڑا۔ اس نبیوں کے سردار کو صفحۂ زمین پر چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملی۔ اگر کوئی جگہ ملی۔ تو وہ ایک تاریک کونے میں غار میں جگہ ملی۔ اور وہ اس طرح اپنے آپ کو چھپاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ جب اہل مکہ کو معلوم ہوا۔ کہ آپؐ مکہ سے جا چکے ہیں۔ تو نہ صرف مکہ کی وادی ہی بلکہ جزیرہ عرب کے پہاڑ اور بیابان اور صحرا گونج اٹھے۔ اور انہوں نے وہ قہقہے لگائے۔ کہ جو ہمارے متعلق پیشگوئیاں کرتا تھا۔ کہ قریش کی فوج شکست کھا جائیگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی۔ وہ خود ہی شکست خوردہ ہو کر اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلا۔ چاروں طرف سے قہقہے لگے۔ یہاں تک کہ ان قہقہوں کی گونج ایک طرف مشرق میں ایران تک پہنچی۔ اور دوسری طرف روما کی سلطنت میں۔ سب ہی نے یقین کر لیا۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر کی بڑ ہانکنے والا نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔ لیکن آخر دنیا نے دیکھا۔ چھ سات سال نہیں گزرے۔ کہ اسی نبیوں کے سردار کی یہ بات پوری ہوئی۔ دشمن نے ہر میدان میں شکست کھائی اور بار بار پیٹھیں پھیریں۔ یہاں تک کہ ان کا نام و نشان مٹ گیا۔

یہ معنی ہیں اس آیت کے۔ کہ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ اور پکاریں۔ تو میں ان کی پکار کو سنتا ہوں۔ اور ان کی اس پکار کا جواب دیتا ہوں۔ اور انہیں جب کہتا ہوں کہ یہ اس طرح ہوگا۔ تو وہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔

دعاؤں کی اس قسم کی معجزانہ قبولیت ایک نہایت ہی عظیم الشان دلیل بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے لئے اور اس کی قادرانہ صفات کی تجلی کے لئے۔ اس قسم کے نمونے اللہ تعالیٰ کے بندے ہمیشہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے۔ کسی کو کشف کے ذریعہ۔ کسی کو الہام کے ذریعہ۔ کسی کو وحی کے ذریعہ سے خود اللہ تعالیٰ اطلاع دیتا ہے۔ کہ میرے بندے! مایوس نہ ہو۔ میں نے تیری پکار سن لی...... اور تیری دعا کو قبول کیا۔ اور وہ قبولیت اس رنگ میں ہوگی۔ پس یہ وہ جواب ہے۔ جو اس آیت میں مقصود ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان دعاء

ہمارے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عبد مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان دعا قبول فرمائی۔ جب آپ نے ۱۸۸۶ء میں سبز اشتہار کے ذریعہ قبول ہونے والی دعا کا اعلان فرمایا۔ تو اس پر بھی بہت سی پھبتیاں اڑائی گئیں۔ گالیاں دی گئیں۔ اور آپؑ کو ذلیل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا گیا۔ اور وہ دعا یہ ہے:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔

اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور و لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ غلام تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمونوئیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء۔ کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان اللہ امرا مقضیا۔"

## اس دعا کی قبولیت

یہ دعا اس رنگ سے قبول ہوئی ہے۔ کہ ہر لحاظ سے انکار کرنے والوں پر حجت اور دلیل ہے اس بات کی کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کے بندے بنیں۔ عین وعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا۔ جو ذاتی صفات اس بیٹے کی بیان کی گئی ہیں۔ وہ ایک ایک کر کے پوری ہوئیں۔ کہ جو جو کام اس کے ذریعہ پورے ہونے تھے۔ اس کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ یعنی یہ کہ حق اس کے ذریعہ ترقی کرے گا۔ اور تبلیغ اسلام چاروں طرف سرانجام پائے گی۔ وہ اپنے ارادے اور عزم میں اولوالعزم ہوگا۔ غرض اس دعا کا ہر ایک نشان قبول ہو کر رحمت کا نشان بنا۔ یہ ایک دوسری مثال ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں کی اس قسم کی قبولیت میں کسی کے ساتھ فرق نہیں کیا جاتا۔ صرف اور صرف ایک ہی شرط ہے۔ کہ انسان خدا کا بندہ بن جائے۔ نہ کہ اپنے نفس کا۔ عبد کے معنی وہ انسان جو خدا کے حکم کو اپنے نفس پر مقدم رکھے۔ اور وہ اپنے خدا کو ہی اپنا آقا سمجھے۔ اور اپنے تئیں اس کا غلام سمجھے۔ اور اس کے حکموں کو غلاموں کی طرح ہی بجالائے۔ جو انسان ایاک نعبد وایاک نستعین کہتے ہوئے اس کی عبودیت کا جُوا اپنی گردن پر رکھتا ہے۔ اور اس کے حقوق بجالانے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور اپنے نفس شیطان کے مشوروں اور حکموں کو اپنے پاؤں کے نیچے روندتا ہے۔ تو پھر خدا کی طرف سے فانی قریب کی آواز آتی ہے۔ اور مایوس کن حالات میں وعدہ کے مطابق اس کی دعائیں قبول ہو کر اس کے رشد یعنی روحانی بلوغت کا سبب ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس پُرحکمت کلام کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ہم صحیح معنوں میں اسے ہی پکارنے والے ہوں۔ ہماری پکار۔ ہماری فریاد اسی کے آستانہ پر ہو۔ تا پھر ہم اسے پکار کر کبھی مایوس اور محزون نہ ہوں۔ کیونکہ اس کے آستانہ پر جبین رسائی کرنے والا اور اس کو سچے دل سے پکارنے والا کبھی مایوس اور کبھی مغموم نہیں ہوتا۔ اللّٰھم ربنا آمین۔

# مکاشفات یوحنّا عارف میں پسرِ موعود کے متعلق ایک پیشگوئی

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری)

مکاشفاتِ یوحنا عارف میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسیح موعود اور آخری زمانہ کے حوادث کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ مکاشفات دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں۔ یوحنا عارف پر صرف بارِ دگر ظاہر کئے گئے۔ چنانچہ مکاشفات کے شروع میں اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (مکاشفات ا باب ا آیت) انہی مکاشفات میں سے ایک کشف پسرِ موعود کی پیدائش سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:۔

"پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا۔ یعنی ایک عورت نظر آئی۔ جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے تھی۔ اور چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا۔ اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر۔ وہ حاملہ تھی اور دردِ زہ میں چلاتی تھی۔ اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی۔
پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا۔ یعنی ایک بڑا سرخ اژدہا اس کے سات سر اور دس سینگ تھے۔ اور اس کے سروں پر سات تاج۔ اور اسکی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔ اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا۔ جو جننے کو تھی۔ تاکہ جب وہ جنے۔ تو اس کے بچہ کو نگل جائے۔
اور وہ فرزند نرینہ جنی۔ یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصاء سے سب قوموں کی گلہ بانی کرے گا۔ اور اس کا بچہ یکایک خدا اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا"۔
(مکاشفہ $\frac{12}{1 \text{ تا } 6}$)

اس کشف میں عورت سے مراد امت ہے۔ چنانچہ آگے چل کر یہ تشریح کر دی گئی ہے (مکاشفہ $\frac{12}{16}$) صحف سماوی کے محاورہ میں جب کسی فرستادۂ خدا کی آمد آمد ہوتی ہے۔ تو اس وقت قوم کی حالت میں چونکہ فساد اور کرب عظیم برپا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کی تشبیہ ایک ایسی عورت سے دی جاتی ہے۔ جو کہ دردِ زہ کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ چنانچہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر یسعیاہ نبی نے اسی رنگ میں دی ہے۔ (یسعیاہ ۵۴ باب ۱ آیت)
صحفِ سابقہ میں امت کی تشبیہ عورت سے عام طور پر دی گئی ہے۔ مثلاً صیحون کی بیٹی اسرائیلی کلیسیا کو کہا گیا (یسعیاہ $\frac{3}{22}$) اسی طرح اسرائیلی اور اسماعیلی امتوں کو سارہ اور ہاجرہ سے تشبیہ دی گئی۔ (گلتیوں $\frac{4}{22 \text{ تا } 27}$)

پھر کشف میں یہ جو دکھایا گیا۔ کہ وہ عورت آفتاب کو اوڑھے ہوئے ہے۔ یہاں آفتاب سے مراد سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ کہ قرآن مجید میں آپ کو سراج منیر کہا گیا۔ اسی طرح چاند سے مراد مسیح موعود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پاؤں کے نیچے دکھایا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کی بعثت امت کے آخری حصہ میں مقدر تھی۔ والقمر اذا اتّسق میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (تفسیر کبیر)

بارہ ستاروں سے بارہ امام مراد ہیں۔ جن کا وعدہ صادق و مصدوق کی لسانِ صدق پر امتِ محمدیہ کو دیا گیا۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔
"وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے شروع میں میں خود ہوں۔ اور آخر میں مسیح موعود"۔
دوسری روایاتِ صحیحہ میں درمیانی زمانہ میں بارہ اماموں یا خلفاء کی آمد کا بھی ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ)
یہ فرمودۂ رسول مندرجہ بالا کشف کی پوری پوری تعبیر ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں بھی اس کشف کا مضمون سورۃ البروج میں وارد ہوا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم برجوں والے آسمان کو (جن کی تعداد بارہ ہے) تمہارے سامنے بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور اس دن کو بھی جس کا وعدہ ہے۔ اور شاہد و مشہود کو بھی۔ اس جگہ بروج سے مراد بارہ مجددین ہیں۔ اور شاہد و مشہود سے مراد مسیح موعود اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (تفسیر کبیر ص ۳۵۶ جلد ششم جز چہارم)

اسی طرح والشمس وضحٰها والقمر اذا تلٰها میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کو شمس و قمر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

علم تعبیر کی رو سے بھی سورج سے مراد بزرگ بادشاہ چاند سے مراد اس کا وزیر اور ستاروں سے مراد خلفاء یا بادشاہ کا لشکر ہوتے ہیں۔ (تعبیر امام ابن سیرینؒ بحوالہ کامل التعبیر ص ۵۷ و ص ۳۲۲)

غرض ہر لحاظ سے اس کشف میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے۔ جس پر آفتاب رسالت چھایا ہوا ہے۔ اور چاند یعنی مسیح موعود اور بارہ ستاروں یعنی بارہ اماموں سے وہ مزیّن اور سرفراز ہے۔

اس کے بعد ایک دوسرے موعود کی پیدائش کا ذکر ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔
"وہ عورت حاملہ تھی۔ اور دردِ زہ میں چلاتی تھی۔ اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی......
وہ نرینہ فرزند جنی یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصاء سے سب قوموں کی گلہ بانی کریگا۔
یا ان کو ہانکے گا۔ اور اس کا بچہ یکایک خدا اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا"۔

کشف کے اس حصہ میں پسرِ موعود کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ پیشگوئیوں میں عام طور پر مسیح موعود کے ذکر کے ساتھ اس کے ایک عظیم المرتبت بیٹے کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ یہودیوں کی کتاب حدیث طالمود میں ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے بعد اس کا ایک بیٹا اس کی بادشاہت کا وارث ہوگا (خلاصہ طالمود ص ۳۷)

اسی طرح حضرت زرتشت نبی جہاں فارسی الاصل موعود کی آمد کا ذکر کرتے ہیں۔ وہاں اسکی ذریت کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔ جو خلافت اور برکاتِ نبوت سے سرفراز ہوگی۔ (دساتیر ص ۱۹۰)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مسیح موعودؑ کے ذکر کے ساتھ اس کی اولاد کا ذکر خصوصیت سے کرتے ہیں۔ حضرت نعمت اللہ ولی اپنی مشہور پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔ ؎

دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

مکاشفات کے مذکورہ کشف میں بھی پسرِ موعود کی پیدائش کا ذکر ہے۔ مکاشفات کی زبان چونکہ یونانی ہے۔ یونانی میں جو لفظ اس کشف میں پسرِ موعود کے لئے استعمال ہوا ہے۔ عام تراجم میں اس کا ترجمہ بیٹا۔ لڑکا یا بچہ کیا گیا ہے۔ لیکن اصل یونانی لفظ کے متعلق تفسیر مکاشفہ میں لکھا ہے۔ کہ
"یونانی میں جو لفظ یہاں لڑکے کے لئے مستعمل ہے۔ وہ نہایت زوردار ہے۔ اس میں یہ خیال متصور ہے۔ کہ یہ مرد۔ بچہ آدم ثانی اور نئی خلقت کا سردار ہوگا۔ اور اسی میں بحیثیت ابن آدم ہونے کے خدا کے وہ سارے مقاصد پورے ہوں گے۔ جن کا تعلق انسان سے ہے۔ (تفسیر مکاشفہ از پادری ای۔ ایچ۔ ایم۔ والر ایم۔ اے ص ۲۵۸)
عربی بائیبل مطبوعہ بیروت ۱۹۱۲ء میں اس موقعہ پر یہ لفظ ہیں:۔

فولدت ابنًا ذكرًا عتيد ان
يرعىٰ جميع الامم بعصًا من الحديد

اور وہ عورت لڑکا جنی جو کہ مردِ کامل تھا جو تیار کیا گیا تھا۔ کہ سب قوموں کو لوہے کے عصا سے ہانکے۔ یا ان کی گلہ بانی کرے۔

یہاں ابنًا کے ساتھ ذکرًا کا لفظ لا کر پسرِ موعود کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ انگریزی ترجمہ میں Man Child کے الفاظ اسی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ لوہے کے عصا سے قوموں کی گلہ بانی کرنا یا ان کو ہانکنا اپنے اندر دو تعبیریں رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ پسرِ موعود سے قومیں برکت پائیں گی۔ اور رہنمائی حاصل کریں گی۔ اور دوسری تعبیر یہ ہے۔ کہ چونکہ لوہے کا عصاء جلال الٰہی کے ظہور کے لئے استعارہ ہے۔ اس لئے مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانہ میں قوموں کو لوہے کے عصا سے ہانکا جائیگا۔
اسی حقیقت کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ ذیل شعر میں اشارہ کرتے ہیں ؎

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

پسر موعود کے متعلق اللہ تعالےٰ سے علم پا کر یہ بتایا گیا۔ کہ اس کا
(ا) "نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔ (تذکرہ)
(ب) وہ لڑکا اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت ہوگا۔
اسی طرح اس کا نام "عالمِ کباب" ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے۔ تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔......... ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک کہ وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔
(تذکرہ حاشیہ ص ۵۹۹)

چنانچہ پسرِ موعود کی معنوی ولادت یعنی سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد جہاں سلسلہ کے لئے ترقیات کے دروازے کھل گئے۔ اور مختلف ممالک میں اسلام کی داغ بیل ڈال دی گئی۔ وہاں آج تک دنیا کی قومیں لوہے کے عصاء سے ہانکی جا رہی ہیں۔ اور اب تیسری جنگ سر پر ہے۔ یہی وہ زلزلہ عظیمہ ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری پیشگوئی میں فرماتے ہیں۔
"اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے"۔
(تذکرۃ المہدی حصہ دوم از پیر سراج الحق صاحب نعمانی ص ۳ و ۴)

پس لوہے کے عصا سے قوموں کو ہانکنے سے مراد دنیا میں جلالِ الٰہی کا ظہور ہے۔

کتاب مکاشفہ کے زیرِ نظر کشف میں پھر یہ لکھا ہے۔ کہ یہ لڑکا یکایک خدا اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پسر موعود خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلد جلد بڑھے گا۔ اور چھوٹی عمر میں ہی خلافت سے سرفراز ہوگا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی خاص حفاظت میں آ جائے گا۔ اسے شیاطین گزند نہیں پہنچا سکیں گے۔

یوحنا عارف کے اس کشف کے ایک حصہ میں اگر ایک طرف آسمانی بادشاہت کے مبارک وجود نظر آتے ہیں۔ تو دوسری طرف یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ ابلیس یا شیطان ایک خوفناک سرخ اژدہے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔ وہ اس عظیم الشان بچہ (پسر موعود) کو بھی نگلنا چاہتا ہے۔

لیکن وہ خدا تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔

ابن سیرین رح فرماتے ہیں۔ کہ اژدہا کو خواب میں دیکھنا ایک بہت بڑے بھاری دشمن پر دلالت کرتا ہے۔ جو کہ دشمنی اور مخالفت میں بہت ہی قوی ہو۔ (کامل التعبیر صفحہ ۸۶) چونکہ اس اژدہا کو ابلیس اور شیطان بھی کہا گیا ہے۔ (کتاب مکاشفہ ۱۲/۹) اس لئے ابلیس کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر بھی درج ذیل ہے:۔

ابلیس کو خواب میں دیکھنا ایک ایسے دشمن پر دلالت کرتا ہے۔ جو کہ جھوٹا۔ فریبی بےحیا اور نیکی سے ناامید ہو۔ لوگوں کو بدی ہی سکھائے۔ اور شر اور فساد پیدا کرے۔ (کامل التعبیر صفحہ ۹۳)

صاف ظاہر ہے کہ اس کشف میں اژدہے یا ابلیس سے مراد کوئی ایسا دشمن ہے۔ جو اپنی قوت میں عظیم تر اور دجل میں مشہور ترین ہے۔ شیطان کا اسلام پر یہ حملہ اندرونی طور پر علمائے زمانہ کے بگڑنے اور قوم میں بےدینی اور اباحت پیدا ہو جانے کے وقت عیسائیت کے علمبرداروں کی یورش کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ عیسائیت کی طرف سے اسلام کو صفحۂ زمین سے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا گیا۔ دجال کے اس حملہ نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔ یعنی بڑے بڑے نیک خاندان اور ان کی اولادیں دجالی تہذیب کے فتنہ میں مبتلا ہو گئیں۔ علماء کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ اور مسلمانوں کی حکومتیں اپنے عروج کے بعد زوال پذیر ہو گئیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ کے مسیح موعودؑ نے اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور چالیس روز تک دعائیں کیں۔ جس کے جواب میں آپ کو ایک ایسے بیٹے کی بشارت دی گئی۔ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک نشان اور سنگِ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور جس سے اسلام کے دوبارہ عروج کی پیشگوئیاں وابستہ تھیں۔ یہ بیٹا جس دن پیدا ہوا۔ اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار بعنوان "تکمیل تبلیغ" شائع فرمایا۔ جس میں بشیر ثانی کی پیدائش کی خبر کے ساتھ دس شرائطِ بیعت پیش کر کے لوگوں کو بیعت کے لئے دعوت دی۔ گویا جس دن اللہ تعالےٰ کی طرف سے تکمیل رحمت کے لئے بشیر ثانی کا تولد ہوا۔ اسی دن تکمیل تبلیغ کے لئے شرائطِ بیعت کا اعلان ہوا۔ اسی طرح سلسلہ احمدیہ اور مصلح موعود توام قرار پائے۔ گویا یہ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ کشف میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ پسر موعود کی پیدائش پر شیطان نے کوشش کی۔ کہ اس کو نگل جائے۔ اس لئے کہ وہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ایک درخشندہ نشان تھا۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے تخت تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ عرشِ الٰہی کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ شیطان کی یہ کوشش اکارت جاتی۔ اور اسلام مٹنے سے محفوظ رہتا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسر موعود کے متعلق اپنی پیشگوئی شائع کی۔ اس وقت آپ کی مخالفت بڑے زور شور سے شروع ہوئی۔ کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی اور کیا سکھ سب کے سب آپ کے پیچھے پڑ گئے۔ ہر ایک نے آپ کو نیست و نابود کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ مخالفت ہی اپنی ذات میں اس بات کی علامت تھی۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ یوحنا عارف کے کشف میں پہلے سے یہ خبر موجود ہے۔ کہ پسر موعود کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد ابلیس کا حملہ شدت اختیار کر جائیگا لیکن وہ ناکام اور اپنے ارادوں میں بےنیل و مرام رہے گا۔ یوحنا عارف کے کشف کا یہ حصہ کہ شیطان نے کوشش کی۔ کہ پسر موعود کی پیدائش پر اسے نگل جائے۔ اس رنگ میں بھی حیرت انگیز طور پر پورا ہوا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ سے علم پا کر امام جماعت احمدیہ نے دعویٰ کیا۔ کہ میں ہی پسر موعود ہوں۔ جس کے ساتھ یہ سب پیشگوئیاں وابستہ ہیں۔ تو مخالفت کا ایک طوفان برپا ہوا۔ "تاریکی کے فرزندوں نے اس نور کو جو خدا تعالےٰ کے عطر سے ممسوح تھا۔ مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن اتمام نور کی خدائی تقدیر کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔

الغرض اس دن سے کہ پسر موعود کی پیشگوئی دنیا میں شائع کی گئی۔ پیشگوئی کے مطابق اس کی پیدائش ہوئی۔ اور سلسلہ احمدیہ کا باقاعدہ طور پر اجراء ہوا۔ آج تک ابنائے ظلمت کی طرف سے وہ کونسی مخالفت تھی۔ جو اٹھا نہ رکھی گئی۔ ابلیس نے اپنا ہر حربہ استعمال کیا۔ کہ الٰہی جماعت اور اسلام کے اس زندہ نشان کو جو پسر موعود کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مٹا دیا جائے۔ لیکن دنیا نے دیکھا۔ کہ ہر سورج جو سلسلہ احمدیہ پر چڑھا۔ وہ ترقی کی بشارتیں اپنے ساتھ لایا۔ اور ابلیس اس سلسلہ اور اس سلسلہ کے امام کو مٹانے میں ناکام رہا۔

اس کے بعد یوحنا عارف کے کشف میں یہ ذکر ہے کہ سرخ اژدہا کے حملہ کے باعث وہ عورت یعنی الٰہی جماعت ایک بیابان میں ہجرت کر کے چلی جاتی ہے۔ جہاں اس کی پرورش کے لئے ایک جگہ تیار کی گئی تھی۔ وہاں ۱۲۶۰ دن یعنی ساڑھے تین سال تک اس کی پرورش کی جائے گی۔ اس کے بعد ایسے حالات پیدا ہوں گے۔ کہ آسمان پر میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہے اور اس کے فرشتوں سے لڑنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ "خدا کی نجات قدرت۔ بادشاہت اور مسیح کا اختیار ظاہر ہوتا ہے۔" اور اس جنگ میں ابلیس شکست کھاتا ہے۔ وہ اور اس کے فرشتے آسمان کی بلندیوں سے گرا دیئے جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر لکھا ہے۔

"اے آسمانو اور ان کے رہنے والو۔ خوشی مناؤ۔ اے خشکی اور تری۔ تم پر افسوس ہے۔ کیونکہ ابلیس بڑے غصے میں تمہارے پاس اتر کر آیا ہے۔ اس لئے کہ جانتا ہے۔ کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔" (مکاشفات ۱۲/۱۲)

گویا آسمان سے ابلیس گرا دیا گیا۔ یعنی آسمان سے دعوت حق کے لئے فرشتے بےروک ٹوک اترنا شروع ہو گئے۔ اور ہر قسم کے موانعات دور ہو گئے۔ ہاں زمین پر بحر و بر میں بہت بڑا فساد کرنے کو ابلیس اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا تھوڑا ہی وقت باقی ہے۔

اس پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے واقعات پر غور کیجئے جب امام جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر اعلان کیا۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ تو مخالفت کا ایک طوفان برپا ہوا۔ مصلح موعود کی اس معنوی ولادت پر شیطان نے کوشش کی اس کو نگل جائے۔ لیکن عرش الٰہی اس پر سایہ زن ہو جاتا ہے۔ اور دشمنوں کے بد ارادے اکارت جاتے ہیں۔ آخر ابلیس نے یہ کوشش کی۔ کہ جماعت احمدیہ کی مرکزیت کو ختم کر دیا جائے۔ اور اسے منتشر کر کے کفر پر ان حملوں کو روک دیا جائے۔ جو اس مرکز سے پے در پے ہو رہے ہیں ریڈ کلف (سرخ چٹان) بلکہ دراصل ہندوستان کے حاکم اعلیٰ ماونٹ بیٹن کی طرف سے گورداسپور ہندوستان میں رکھ کر ایک تیر سے دو شکار کئے گئے۔ ایک کشمیر پر قبضہ کے لئے ہندوستان کو راستہ دے دیا گیا۔ دوسرے جماعت احمدیہ کی طاقت اور مرکزیت کو ختم کرنے کا منصوبہ کیا گیا۔ تاکہ عیسائی مشنوں پر حملہ رک جائے۔ یہ حملہ دراصل عیسائیت کی طرف سے ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت کیا گیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر تفسیر سورہ فیل صفحہ ۱۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل کشف میں اس حملہ کا ذکر موجود ہے۔

"دیکھا ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ میں نے کہا۔ کہ اس جماعت میں کوئی مخالف نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے گویا وہ ایک فرشتہ تھا۔ آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کہیں۔ جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ کہ سلام اور چلا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۳۹)

اس کشف سے ظاہر ہے۔ کہ ایک حاکم کی طرف سے جماعت کو منتشر کرنے کا منصوبہ کیا جائیگا۔ لیکن اس انتشار میں بھی جماعت کا مشن قائم رہے گا۔ اور اس کے لئے سلامتی ہو گی۔ حاکم کا بعد میں فرشتہ کی شکل میں نظر آنا صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس حاکم کا منصوبہ پورا نہیں ہو گا۔ بلکہ وہی ہو گا۔ جس کا حکم ملائک کو دیا گیا۔ یعنی جماعت سلامتی سے اس آگ میں سے گذر جائے گی۔

یوحنا عارف کے کشف میں جماعت کی ہجرت کے بعد ساڑھے تین سال تک ایک بیابان میں پرورش پانے کا ذکر ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اس عرصہ میں دار الہجرت پہلے کی طرح مضبوط ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس عرصہ کے گزرنے کے بعد کشف میں یہ ذکر ہے۔ کہ ایسے حالات پیدا ہوں گے۔ کہ شیطان آسمان سے گرا دیا جائے گا۔ یعنی آسمانی سکیم کے رستے میں جو روکیں ہوں گی۔ وہ دور ہو جائیں گی۔ لیکن زمین کے بحر و بر میں ابلیس کی طرف سے ایک فسادِ عظیم برپا کر دیا جائیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کا تھوڑا ہی وقت باقی ہے۔

جماعت کی ہجرت کے ساڑھے تین سال گذر چکے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا مرکز مضبوط ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کے مشن یوماً فیوماً ترقی پر ہیں۔ نیک روحوں کو اللہ تعالےٰ کے فرشتے دعوت حق دے رہے ہیں۔ اور وہ کشاں کشاں اس چشمہ کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ شیطان آسمان کی بلندیوں سے گرا دیا گیا ہے۔ لیکن اب وہ زمین میں فسادِ عظیم یعنی تیسری جنگ برپا کرنے کی داغ بیل ڈال رہا ہے۔ پیشگوئی کے مطابق یہ سب حالات آپ کے سامنے ہیں۔

## فتنۂ عظیم

ابلیس چونکہ آسمان سے گرا دیا گیا۔ اس لئے اب وہ زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے ایک نئے رنگ میں ظاہر ہو گا۔ وہ ایک گہرے سرخ رنگ کے حیوان کو کھڑا کر دے گا۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور آسمانی لوگوں کے خلاف کفر بکے گا۔ وہ وقتی طور پر بہت کامیاب رہے گا۔ ایک دنیا اس کے پیچھے ہو لے گی۔ اس حیوان کے سر پر ایک زخم کاری لگا تھا۔ لیکن اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ اس کی بےپناہ طاقت کو دیکھ کر لوگ پکار اٹھیں گے کہ

"اس حیوان کی مانند کون ہے۔ کون ہے جو اس سے لڑ سکتا ہے۔" (مکاشفات ۱۳/۱ تا ۵، ۱۷/۳)

اس حیوان کی تائید میں ایک اور حیوان بھی کھڑا ہو گا۔ جو کہ پہلے حیوان کی طرف دنیا کو دعوت دیگا۔ اور اس کے نظام کی طرف لوگوں کو بلائے گا۔ (۱۳/۱۱ تا ۱۸)

یہ دونو حیوان الٰہی جماعت کو بھی ایذا دیں گے۔ لیکن آخر کار خدا تعالےٰ کا وہ برہ جس کے ماتھے پر اس کا اپنا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہو گا۔ اور جس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار چنے ہوئے لوگ ہوں گے۔ وہی روحانی غلبہ حاصل کریگا۔ یہ دونوں حیوان اور ان کے مدمقابل وہ حکومتیں جو کہ سمندروں پر حکمران ہیں۔ عجیب در عجیب عذابوں سے تباہ و برباد ہوں گی۔ (مکاشفات ۱۴/۱ تا ۱۸ اباب)

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ پر)

# حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصانیف

از مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مہتمم طبع و اشاعت محکمہ تالیف و تصنیف ربوہ

مجھے ہمیشہ اس بات کا شوق رہا ہے کہ مشاہیر اہل قلم کی تصانیف کی مکمل فہرستیں مرتب کروں۔ مگر اس سلسلہ میں جو کچھ ادبی کام سالہا سال کی محنت میں میں نے کیا تھا۔ وہ قریباً سب ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز ہنگامہ میں تباہ اور برباد ہو گیا۔ اور اس طرح میری مدتوں کی سعی و تلاش پر پانی پھر گیا۔

اسی دیرینہ شوق کے پیش نظر میں نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تمام تصنیفات اور تالیفات کی فہرست بھی عرصہ دراز گذرا۔ بنانی شروع کی تھی۔ میں نے نہ صرف فہرست مرتب کرنی چاہی بلکہ یہ بھی ارادہ کیا کہ حضور ایدہ اللہ کی تمام تالیفات بھی جمع کروں۔ اس کوشش میں مجھے پوری کامیابی ہوئی ۱۹۱۴ء کے بعد سے جو بھی کتاب حضرت صاحب کی شائع ہوتی۔ میں اسے منگوا لیتا۔ اس طرح میرے پاس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصانیف کا قریباً مکمل ذخیرہ جمع ہو گیا۔ مگر افسوس مجھے اپنے تمام کتبخانہ اور اس بیش بہا ذخیرہ سے ۱۹۴۷ء میں محروم ہونا پڑا۔

حضور ایدہ اللہ کی تصانیف کی جو فہرست میں مرتب کر رہا تھا۔ وہ بھی میرے دیگر قیمتی مسودات کے ساتھ قادیان میں رہ گئی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ میرے محترم دوست ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو جنہوں نے میری کچھ کتابیں اور مسودات مختلف جگہوں سے تلاش کر کے مجھے بھجوائے۔ خوش قسمتی سے انہی مسودات میں یہ فہرست بھی تھی جسے میں بعد کی تصانیف زائد کر کے آج ناظرین الفضل کی نذر کر رہا ہوں۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں گے کہ "سلطان القلم" کا یہ "فرزند دلبند" تحریر کے میدان میں بھی اپنے مقدس باپ کا صحیح ترین جانشین ہے ع

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

قرآن کریم کے جو معارف اور دین اسلام کے جو حقائق ان کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب اپنی جگہ بے نظیر ہیں۔ سیاسی مسائل کے متعلق جن گرانقدر خیالات کا اظہار ان کتابوں میں کیا گیا ہے۔ ان پر ایک دنیا عش عش کر چکی ہے۔ اور اغیار تک خراج تحسین ادا کر چکے ہیں۔ اپنی جماعت کی اصلاح۔ ترقی اور عروج کے جو ذرائع ان تصانیف میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ آبِ زر سے لکھنے اور پورے طور پر عمل کرنے کے قابل ہیں۔ حالات حاضرہ پر جس عمدگی۔ جس خوبی اور جس قابلیت کے ساتھ ان تالیفات میں رائے زنی کی گئی ہے۔ اس سے قابل مصنف کی اصابت رائے۔ بلند نظری اور دور اندیشی صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ مخالفین احمدیت کے وساوس کے جو تسلی بخش جوابات آپ نے ان تالیفات میں دیئے اور معاندین سلسلہ کے جن اعتراضات کی دندان شکن تردید ان تصانیف میں آپ نے کی ہے۔ اس کا کوئی جواب کبھی مخالفین اور معاندین کو بن نہ آیا۔

غرض یہ تمام تصانیف بلا مبالغہ مذہبی۔ سیاسی۔ اور معاشی معلومات کا ایسا بیش بہا مجموعہ ہیں۔ جن کی دوسری نظیر کسی مصنف کی تصانیف میں ملنی بہت محال ہے۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء۔

میں نے کوشش کی ہے۔ کہ حضرت صاحب کی تصانیف کی تاریخ اشاعت بھی ہر کتاب کے ساتھ لکھ دی جائے۔ لیکن چونکہ میری اپنی جمع کردہ ساری کتابیں تباہ ہو چکی ہیں۔ اور دوسری کسی لائبریری میں مجھے حضرت صاحب کی تمام تالیفات یکجا نہیں مل سکیں۔ اسلئے بعض کتابوں کی تاریخ ہائے اشاعت درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔ جن احباب کو پتہ ہو وہ ازراہ نوازش مجھے صحیح تاریخوں سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ وہ شائع ہو جائیں۔ اور فہرست ہر حیثیت سے مکمل بن جائے۔ اگر احباب کرام کو کسی ایسی کتاب یا پمفلٹ یا ٹریکٹ کا علم ہو جس کا نام اس فہرست میں نہ آیا ہو۔ اس کا نام اور تاریخ اشاعت بھی مجھے لکھ بھیجیں تاکہ وہ بھی شائع ہو جائیں۔ اس نوازش کے لئے میں احباب کا نہایت ممنون ہوں گا۔

آخر میں اپنے مکرم دوست مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ کا نہایت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب موصوف کی مرتبہ فہرست تصانیف سے مجھے اس فہرست میں بڑی قابل قدر امداد ملی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (خاکسار۔ محمد اسماعیل پانی پتی رام گلی ۳ لاہور)

## فہرست تصانیف

(مستقل تصانیف کے علاوہ اس فہرست میں وہ تقریریں۔ مضامین اور تحریریں بھی شامل ہیں جو ٹریکٹ یا پمفلٹ کی صورت میں شائع ہوئیں)

### (ا)

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند ترین شان (خطبہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء۔ جسے ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بعد میں بصورت ٹریکٹ شائع کیا۔

۲۔ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ (مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۷ء)

۳۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (تقریر لندن ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء)

۴۔ اساس الاتحاد (اجلاس مسلم لیگ کے موقع پر مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی کیلئے) مطبوعہ ۳ مئی ۱۹۲۴ء

۵۔ اسلام اور دیگر مذاہب (لیکچر دہلی) منقول ریویو آف ریلیجنز مارچ و اپریل ۱۹۱۹ء کتابی شکل میں مطبوعہ مئی ۱۹۱۶ء

۶۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ تقریر لاہور ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء (کتابی شکل میں مطبوعہ ۵ اگست ۱۹۴۵ء)

۷۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز تقریر اسلامیہ کالج لاہور ۲۶ فروری ۱۹۱۹ء)

۸۔ اسلامی نماز (منقول از ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۱۵ء) کتابی شکل میں مطبوعہ ۱۹۲۵ء

۹۔ اسوہ کامل ۔ قادیان میں آنحضرت کی سیرۃ پر تقریر ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء۔ کتابی شکل میں مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۳ء

۱۰۔ اسمہ احمد کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کو آخری دعوت ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء

۱۱۔ اظہار حقیقت (مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کی دیانت داری کا کشف راز)

۱۲۔ اعمال صالحہ (۶ خطبات کا مجموعہ)

۱۳۔ القول الفصل (بجواب رسالہ اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب۔ نوشتہ خواجہ کمال الدین صاحب) مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۵ء

۱۴۔ اللہ تعالےٰ کی مدد صرف صادقوں کے ساتھ ہے (مطبوعہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

۱۵۔ امام جماعت احمدیہ کا ایک اہم پیغام اہل ہند اور پارلیمنٹری کمیشن کے نام (مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۲۲ء)

۱۶۔ انقلاب حقیقی۔ تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۶ء

۱۷۔ انوار خلافت۔ تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۱۵ء

۱۸۔ آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی (۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

۱۹۔ آئینہ صداقت۔ بجواب "سپلٹ" نوشتہ مولوی محمد علی صاحب ۲۶ دسمبر ۱۹۲۱ء

۲۰۔ ایک صاحب کے پانچ سوالوں کا جواب (۹ اپریل ۱۹۱۵ء) کتابی شکل میں مطبوعہ جنوری ۱۹۲۱ء

۲۱۔ ایک غلط بیانی کی تردید (مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۹۲۰ء)

۲۲۔ اہل پیغام سے عقائد کے فیصلہ کا آسان طریق اور مسئلہ دعا کے متعلق اعتراضات کا جواب (خطبہ جمعہ) کتابی شکل میں مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۲۰ء

۲۳۔ ایک سیاسی لیکچر (ہندوستان کے حالات حاضرہ پر) لندن میں تقریر ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء۔ کتابی شکل میں مطبوعہ یکم نومبر ۱۹۲۴ء

۲۴۔ اسلام اور ملکیت زمین۔ جنوری ۱۹۵۰ء

۲۵۔ اسلام کا آئین اساسی

۲۶۔ الازہار لذوات الخمار (مستورات کے متعلق مجموعہ تقاریر)

۲۷۔ امۃ الحفیظ کی آمین

۲۸۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت (خطبہ جمعہ جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔

۲۹۔ ایک عظیم الشان پیشگوئی " "

۳۰۔ الانذار ۔ دیا ۲۵ اگست ۱۹۴۶ء جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا

۳۱۔ احمدیت کا پیغام ۔ لیکچر سیالکوٹ

۳۲۔ اصولِ احمدیت ۔ تقریر قصور ۱۹۴۳ء

۳۳۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق (منقول از ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۲ ۱۲)

۳۴۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار اسلام لیکچر سیالکوٹ ۱۹۳۱ء

۳۵۔ ایک اہم اعلان (متعلق کشمیر)

۳۶۔ اہل کشمیر کے نام میرا پہلا خط

۳۷۔ " " دوسرا خط

۳۸۔ " " تیسرا خط

۳۹۔ " " چوتھا خط

۴۰۔ " " پانچواں خط

۴۱۔ " " چھٹا خط

۴۲۔ " " ساتواں خط

۴۳۔ " " آٹھواں خط

۴۴۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس (۴ جولائی ۱۹۲۵ء)

۴۵۔ الکفر ملۃ واحدۃ ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو چھپا۔ بعد میں بصورت ٹریکٹ شائع ہوا۔

### (ب)

۱۔ برکات خلافت۔ تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۱۴ء

۲۔ برادران کشمیر کے نام پہلا خط

۳۔ " " دوسرا پیغام

۴۔ برادران کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کا مکتوب اول

۵۔ " " " " دوم

۶۔ بولشویک علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ ۹ اگست ۱۹۲۳ء

### (پ)

۱۔ پیارا نبی۔ تقریر لندن ۲۸ ستمبر ۱۹۲۴ء

۲۔ پیغام مسیح۔ تقریر لاہور ۱۱ جولائی ۱۹۱۵ء

۳۔ پانچ سوال (دریافت طلب منجانب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب)

۴۔ پیغام آسمانی (تقریر پورٹ سمتھ ۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء) (کتابی شکل میں مطبوعہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

### (ت)

۱۔ تبلیغ حق تقریر لائلپور ۸ اپریل ۱۹۳۴ء۔ کتابی شکل میں مطبوعہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

۲۔ تحفۃ الملوک مطبوعہ ۱۹۱۴ء

۳۔ تحفہ شہزادہ ویلز پیشکردہ ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء

۴۔ تحفہ لارڈ اردن مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۱ء

۵۔ ترقی اسلام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد شملہ سے (تمام جماعت احمدیہ کے نام) مطبوعہ ۲ ستمبر ۱۹۱۷ء

۶۔ تقدیر الٰہی تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۱۹ء

۷۔ تفسیر کبیر جلد سوم (مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء)

۸۔ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول (مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء)

۹۔ 〃 جلد ششم حصہ اول (〃 ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء)

۱۰۔ 〃 〃 حصہ دوم (〃 ۲۵ دسمبر ۱۹۴۷ء)

۱۱۔ 〃 〃 حصہ سوم (〃 دسمبر ۱۹۵۰ء)

۱۲۔ تقریر دلپذیر تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۷ء مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۸ء

۱۳۔ تقریر سیالکوٹ ۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء

۱۴۔ تقریر شملہ

۱۵۔ تفسیر سورہ کہف

۱۶۔ ترک موالات اور احکام اسلام

۱۷۔ تحریکِ اتحاد

۱۸۔ تین شاھد

۱۹۔ تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات مطبوعہ دسمبر ۱۹۵۱ء (۹ مختلف خطبات کا مجموعہ)

(ٹ)

۱۔ ٹرکی کا مستقبل مطبوعہ ۱۹۱۹ء

(ج)

۱۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق (مجموعہ خطبات شائع کردہ دعوت و تبلیغ)

(چ)

۱۔ چند غلط فہمیوں کا ازالہ (مطبوعہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء)

۲۔ چشمۂ توحید تقریر ۱۹۰۶ء

۳۔ چٹھی بنام اہل کشمیر

(ح)

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان (مطبوعہ ۱۹۱۹ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود کے کارنامے تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء

۳۔ حق الیقین رد ہفوات المسلمین (ایک شیعہ کی کتاب ہفوات المسلمین کا جواب) مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

۴۔ حقائق الفرقان (تفسیر پارہ ۲۰) مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۰ء

۵۔ حقیقت الامر (بجواب چٹھی مولوی محمد علی) مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۸ء

۶۔ حقیقت الرؤیا۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۷ء

۷۔ حقیقت النبوۃ مطبوعہ ۳ مارچ ۱۹۱۵ء

(خ)

۱۔ خدا کے قہری نشان (متعلق پیشگوئی زار روس) مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء

۲۔ خط۔ (ترقی اسلام کے متعلق تمام جماعت احمدیہ کے نام) مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۷ء

۳۔ خطبات النکاح حصہ اول مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۹ء

۴۔ 〃 حصہ دوم 〃

۵۔ خطبات عیدین مطبوعہ جولائی ۱۹۴۰ء

۶۔ خطباتِ محمود (شائع کردہ فخر الدین ملتانی)

۷۔ خطباتِ محمود (مجموعہ خطبات از جون ۱۹۱۴ء تا آخر دسمبر ۱۹۱۴ء مطبوعہ ۱۹۳۴ء)

۸۔ خزینۃ العلوم (۱۹۲۳ء کی تین تقریریں)

(د)

۱۔ دعوۃ الامیر

۲۔ دعوۃ علماء مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۳۔ دلائل ہستی باری تعالےٰ مارچ ۱۹۱۳ء

۴۔ دنیا کا محسنؐ (تقریر ۷ جون ۱۹۳۸ء)

۵۔ درس القرآن (سورہ نور و فرقان) مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء

۶۔ دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء

۷۔ دیباچہ تفسیر القرآن اردو مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۸ء

(ذ)

۱۔ ذکر الٰہی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء

(ر)

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ اور ہمارا فرض

۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیم

۳۔ روحانی علوم (۲ تقریریں)

(ز)

۱۔ زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کا حل تقریر ۲۰ جون ۱۹۳۱ء۔ کتابی شکل میں مطبوعہ اگست ۱۹۳۱ء

۲۔ زندہ خدا کے زبردست نشان مطبوعہ ۴ اپریل ۱۹۱۷ء

۳۔ زندہ مذہب تقریر شملہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۷ء

۴۔ زندہ خدا کے زندہ نشان (عطاء اللہ شاہ کی سزایابی پر)

(س)

۱۔ سیرۃ النبی (اخبار الفضل ۱۹۱۴ء کے مضامین کا مجموعہ) مطبوعہ ۱۹۲۴ء

۲۔ سیاسی مسئلہ کا حل

۳۔ سیرۃ مسیح موعود (منقول از ریویو آف ریلیجنز)

۴۔ سرزمین کابل میں تازہ نشان کا ظہور مطبوعہ نومبر ۱۹۳۳ء

۵۔ سیر روحانی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء

۶۔ ساڑھے چار لاکھ مسلمان ارتداد کے لئے تیار ہیں (وکیل امرتسر کی دعوت کا جواب) ۹ مارچ ۱۹۱۰ء

(ش)

۱۔ شکریہ اور اعلان ضروری مطبوعہ ۲ مئی ۱۹۱۴ء

(ص)

۱۔ صداقتوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء

۲۔ صلح کا پیغام۔ (خطبہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء) بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا

۳۔ صداقت احمدیت (تقریر لاہور ۱۹ فروری ۱۹۲۷ء)

(ض)

۱۔ ضروری اعلان (متعلق کشمیر)

۲۔ ضروری اعلان (〃)

(ع)

۱۔ عرفان الٰہی (تقریر جلسہ سالانہ مارچ ۱۹۱۹ء)

۲۔ عید الاضحیٰ پر مسلمانوں کا فرض ۲ اپریل ۱۹۱۷ء

(ف)

۱۔ فتح اسلام

۲۔ فرائض مستورات (تقریر سیالکوٹ ۱۲ اپریل ۱۹۲۰ء)

۳۔ فیصلہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۹۲۷ء

۴۔ فریضہ تبلیغ اور احمدی خواتین تقریر دہلی یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء

(ق)

۱۔ قول الحق تقریر ۳ اپریل ۱۹۲۴ء

۲۔ قبولیت دعا کے طریق دفعہ چہارم مطبوعہ ۱۹۲۶ء

۳۔ قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں (تقریر مستورات ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام کراچی)

(ک)

۱۔ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے؟ (مطبوعہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

۲۔ کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں؟

۳۔ کلام محمود

۴۔ کشمیر کے لیڈر مسٹر عبد اللہ کی گرفتاری اور اہل کشمیر کا فرض۔

۵۔ ۶۔ کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی (کمیونزم کے متعلق دو ٹریکٹ جو امریکہ میں شائع کئے گئے)

(ل)

۱۔ لیکچر شملہ (مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریوں پر) دسمبر ۱۹۲۶ء

۲۔ لوح الھدیٰ

(م)

۱۔ منصب خلافت تقریر ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء

۲۔ ملائکۃ اللہ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء

۳۔ مباحثۃ اسمہ احمد کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کو آخری دعوت

۴۔ مجمع البحرین تقریر لندن ۱۹۲۴ء

۵۔ محبت الٰہی (منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ و ۳ ) (کتابی شکل میں مطبوعہ اگست ۱۹۲۴ء)

۶۔ مذہب اور سائنس (تقریر لاہور ۳ مارچ ۱۹۲۷ء)

۷۔ مسلمانانِ ہند کے امتحان کا وقت (متعلق سائمن کمیشن) مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۹۲۷ء

۸۔ مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ مطبوعہ ۱۹۲۸ء

۹۔ مطالبات تحریک جدید

۱۰۔ مطالبہ وقف جائیداد و آمد مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۴ء

۱۱۔ معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ

۱۲۔ منہاج الطالبین (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء) مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۶ء

۱۳۔ مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے

۱۴۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں (نشری تقریر ۱۹۴۷ء جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوئی)

۱۵۔ معارف القرآن (دس پاروں کے نوٹ)

۱۶۔ مدارج تقوےٰ

۱۷۔ میمورنڈم (ریڈکلف)

(ن)

۱۔ نجات تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۲ء

۲۔ نظامِ نو تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۲ء

۳۔ ندائے ایمان نمبر ۱

۴۔ 〃 نمبر ۲

۵۔ 〃 نمبر ۳

(ھ)

۱۔ ہدایات زرین مطبوعہ ۷ اگست ۱۹۲۱ء

۲۔ ہندو مسلم فسادات۔ ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل۔ تقریر لاہور ۲ مارچ ۱۹۲۷ء۔ کتابی شکل میں مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۲۷ء

۳۔ ہستی باری تعالےٰ تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۱ء

۴۔ ہمارا رسولؐ تقریر سیرت در انگلستان ۱۹۲۴ء

۵۔ ہدایات برائے مبلغین ملکانہ

نوٹ (۱):۔ وہ تقریریں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جلسہ ہائے مشاورت پر فرمائیں۔ وہ مجلس کی رپورٹوں میں موجود ہیں۔

نوٹ (۲):۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بالا تمام تالیفات تصنیفات تقاریر اور پمفلٹ وغیرہ کا مجموعہ ۱۶۵ ہے جن کا مجھے علم ہو سکا (محمد اسماعیل)

---

وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حلفیہ بیان

اور

## فریق لاہور کیلئے لمحہ فکریہ

خورشید احمد

امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کا مصداق ہونے کا مندرجہ ذیل حلفیہ اعلان فرمایا:۔

"میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان میں یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"۔ (الفضل ۱۵؍ مارچ ۱۹۴۴ء تقریر جلسہ لاہور)

غیر مبایعین بھائیوں سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اس حلفیہ بیان پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں۔

(۱) یہ حلفیہ اعلان اس وجود کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جسے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور سراج منیر کے صفحہ ۳۴ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ محمود پیدا ہو گیا"

اس جگہ حضورؑ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور سبز اشتہار میں "مصلح موعود" ہی کے "بلا توقف" پیدا ہونے کی بشارت دی گئی تھی۔

(۲) یہ حلفیہ اعلان اس عظیم الشان ہستی کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جسے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی مصلح موعود یقین کرتے تھے۔ چنانچہ ۸؍ ستمبر ۱۹۱۳ء کو جب حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے عرض کیا کہ "مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ تو اس کے جواب میں حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔ (اس تحریر کا عکس رسالہ "پسر موعود" کے صفحہ ۲۱ پر شائع ہو چکا ہے)

(۳) یہ حلفیہ اعلان اس لئے بھی غیر مبایعین کے لئے قابل غور ہے۔ کہ خود ان کی طرف سے ۲۹؍ مارچ ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح میں (اختلافات رونما ہو جانے کے بعد) یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ

الف "حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند۔ صاحب علم۔ صاحب عفت اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں"۔

(ب) "ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں"۔

خدارا غور فرمائیے کیا مندرجہ بالا عظیم الشان صفات کے حامل کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کا رؤیا شیطانی یا اس کا دعوےٰ حرص و ہوا کا نتیجہ ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

(۴) یہ اعلان اس لئے بھی آپکے لئے قابل غور ہے کہ جس جلیل القدر ہستی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے مصلح موعود ہونے کے امکانات تو خود آپ کے بزرگ بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ اور ایسے زمانہ میں تسلیم کر چکے ہیں۔ جبکہ تمام متنازعہ فیہ مسائل منظر عام پر آچکے تھے۔ اور اختلاف دوبالا ہو چکا تھا۔ چنانچہ پیغام صلح ۲۱؍ اپریل ۱۹۱۴ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی ذیل کی تحریر ملاحظہ ہو۔

"ہاں یہ امر بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیں ایک آنے والے کی اطلاع دیتے ہیں۔۔۔۔ وہ ممکن ہے کہ حضرت اقدس کی موجودہ اولاد میں سے ہو۔ اور ممکن ہے۔ اس پسر کے معنے کچھ اور ہی ہوں۔ ہم تو دل سے آرزومند ہیں کہ وہ ان صاحبزادگان والا تبار میں سے کوئی ہو۔ تاکہ باب فتوح قریب ہو اور اگر خود حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں۔ تو ہمیں اس سے بھی کلام نہیں۔ جب خدا تعالیٰ یہ زمانہ پر ظاہر کر دے گا۔ تو زمانہ خود قبول کر لے گا"۔

پھر ایک اور جگہ خواجہ صاحب مرحوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے حلف کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں یا انہیں قبول کرلوں گا۔ یا میں دعا میں لگ جاؤں گا۔ بہرحال میں خاموش ہو جاؤنگا۔ اگر وہ مصلح موعود ہیں۔ تو پھر وہ حلفاً بیان کریں۔ کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ وہی فرزند ہیں جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے"

(اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ سے علم پاکر حلفاً مصلح موعود ہونے کا اعلان فرما چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کا مصلح موعود ہونا زمانہ پر ظاہر کر دیا ہے۔ اور زمانہ قبول بھی کر رہا ہے۔ آپ ٹھنڈے دل سے ان امور پر غور فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں جگہ دے کر اس پیشگوئی کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین

# خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

## ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

اللہ تعالیٰ کا نام لیتے یا لکھتے وقت محض "خدا" یا "اللہ" کہنا یا لکھنا غیر مناسب ہے۔ سلسلہ کے مبلغین مقررین مصنفین کی خدمت میں التماس ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمانبرداری میں اللہ یا خدا کے ساتھ تعالیٰ ضرور لکھا یا کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے زبان یا قلم پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اس کی بلندیٔ شان کا اظہار رہنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے ✲ کیونکر ہو حمد تیری کب طاقتِ قلم ہے

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ✲ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے ✲ اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے (یہ الہامی مصرعہ ہے)

میرا یہ قریباً ۲۵ سالہ تجربہ ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ کی محبت مل جائے۔ وہ دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور کسی خسارہ میں نہیں پڑتا۔ اور خدا تعالیٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں۔ اور امّا بنعمۃ ربّک فحدث (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرو) کے مطابق میں دنیا میں یہ اعلان کرتا رہتا ہوں۔

### (مبلغ تین صد ۳۰۰ روپیہ انعام حاصل کریں)

نوٹ:۔ پاکستان میں جو روزانہ (اردو) اخبار اس بات کی چھ ماہ تک متواتر پابندی کرے گا۔ کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کا جہاں بھی اس کا نام لکھے۔ ضرور اظہار تحریری کرے یعنی خدا تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ لکھے۔ اور کسی جگہ بھی خالی خدا یا اللہ نہ لکھے۔ اس کو میں تین صد روپیہ اس پابندی کرنے پر شکریہ کے ساتھ پیش کروں گا جو اخبار اس بات کا عہد کرے۔ وہ اس عرصہ کے لئے اپنا روزنامہ مجھے ہر ماہ وی۔ پی کر دیا کرے۔ تاکہ اخبار کی قیمت بھی میں ادا کر دیا کروں۔ چھ ماہ تک میں خود اس پابندی کا التزام دیکھ کر تین صد روپیہ پیش کر دونگا۔ تاکہ آئندہ اس اخبار کو یہ عادت پڑ جائے

میاں سراج الدین سائیکل مرچنٹ صدر آل پاک پنجاب سائیکل ڈیلرز ایسوسی ایشن نیلہ گنبد لاہور

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہیں

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو سعید لڑکوں کی پیدائش کی خوشخبری تھی۔ جن میں سے ایک کا مصلح موعود ہونا مقدر تھا۔ اس کی وضاحت حضور علیہ السلام نے سبز اشتہار میں فرمادی۔ چنانچہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے وقوع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صراحتاً تحریر فرمادیا تھا کہ :-

"میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے" (سراج منیر صفحہ ۳۱)

پھر بعد میں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۶ پر سبز اشتہار کی مصلح موعود سے متعلقہ عبارت درج کرنے کے بعد فرمایا

"اس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو سیدنا محمود (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) پر چسپاں فرماتے رہے۔ اور حضور کے عقیدہ کے مطابق جماعت احمدیہ اور صحابہ کبار کا بھی یہی عقیدہ رہا۔ جس کا ثبوت ذیل کے امور سے بھی ملتا ہے:-

(۱) نومبر ۱۹۰۲ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ تو مکرم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آف بمبئی نے ایک ترکی مخملی ٹوپی دولہا کے لئے "تحفتہً" بھجوائی۔ اور اس ٹوپی پر سلمہ سے وہ الہام کڑھوایا۔ جو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں ہے۔ یعنی مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے بوقت نکاح یہ ٹوپی دولہا کو پہنائی۔ اور مکرم سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں مکرم سیٹھ صاحب۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خط و کتابت مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۲) تذکرۃ المہدی حصہ دوم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب مرحوم نعمانی مطبوعہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۱۱ء میں لکھا ہے کہ

"پھر کچھ دنوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبد الکریم صاحب رض سے بہت تفصیل باتیں کیں۔۔۔۔۔۔"

اور پیر صاحب مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو اور سلسلہ کی ترقی کو، مقدر کر رکھا ہے"۔

(۳) اسی موعود پسر کی طرف ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبرہ ۱۹۰۶ء میں بھی جس کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم اے مرحوم (امیر غیر مبائعین) تھے اشارہ مذکور ہے :-

"دوسرا وعدہ جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے۔ وہ اس کے بانی علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے۔ کہ "جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ"۔۔۔ پہلے وعدہ کا پورا ہونا صاف بتا رہا ہے۔ کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہوکر رہیگا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا"۔

(۴) اس لڑکے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بھی دیگر صحابہ کبار کی طرح یقین تھا کہ وہ "ہمارے میاں صاحب" ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم نے جب ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح اول رض) کی خدمت میں عرض کیا کہ "مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں"۔ تو حضرت مولوی صاحب رض نے فرمایا :-

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز کے ساتھ ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔

(رسالہ پسر موعود صفحہ ۲۵)

(۵) دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت ہی حضرت خلیفہ اول رض کا بھی خیال تھا۔ تبھی تو فرمایا۔

"میں جانتا تھا۔ کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا"۔

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

مختصر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے وصال تک جماعت کا یہ متفقہ عقیدہ تھا۔ کہ پسر موعود کی پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ حتیٰ کہ حضور کی خلافت کے مسئلہ پر جماعت کے دو گروہ ہوگئے۔ اور وہ فریق جو خلافت کا منکر ہوگیا۔ اس نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں اپنا عقیدہ بدل لیا۔ اور اس خیال کا اظہار کرنا شروع کردیا۔ کہ مصلح موعود کے لئے مامور ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے خدا سے الہام پانا لازم ہے۔ اور یہ شرائط ان کے نزدیک "میاں صاحب" (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی) میں نہ پائی جاتی تھیں۔ جماعت مبائعین کی طرف سے کہا جاتا رہا۔ کہ جب قرائن اور واقعات شاہد ہیں۔ اور مصلح موعود سے متعلقہ تمام شرائط اور لوازمات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کے وجود باجود میں پائی جاتی ہیں۔ تو پھر "مصلح موعود" کی طرف سے "مصلح موعود" کا دعویٰ ہو یا نہ ہو "مصلح موعود" مصلح موعود ہی ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب!

لیکن جماعت لاہور (غیر مبائعین) اپنے اس مطالبہ پر مصر ہیں۔ کہ مصلح موعود کے لئے خدا سے الہام پاکر کھڑا ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر باوجود پر خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً انکشاف نہ ہوا تھا۔ حضور اس بارہ میں خاموش رہے۔ اور جماعت اپنے طور پر ہی حضور کو بحیثیت مصلح موعود پیش کرتی رہی۔ اکابر غیر مبائعین جن میں شروع شروع میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم پیش پیش تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ بلکہ یہاں تک کہتے رہے کہ اگر "میاں صاحب" خود کہہ دیں۔ کہ وہ مصلح موعود ہیں۔ تو وہ آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق مان لیں گے۔ وہ لوگ اپنے اس مطالبے پر اصرار اس لئے کرتے تھے۔ کہ انہیں یہ یقین تھا۔ کہ جب تک حقیقۃً "میاں صاحب" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) کو الہاماً انکشاف نہ ہوگا۔ ان کی راستبازی اور تقویٰ کا مقام اس قدر بلند ہے۔ کہ وہ ایسا دعویٰ نہیں کریں گے۔ اگرچہ ان کی نیت حضور کی اس پوزیشن سے فائدہ اٹھاکر "مصلح موعود" پر ایمان لانے کے لئے ایک حیلہ تراشنا ہی تھا۔ لیکن اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کی ذات کے متعلق ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ وہ کوئی ایسا دعویٰ کردیں گے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ان کو اطلاع نہ دی ہو۔ اس وقت تو غیر مبائعین کی یہ دلیل کہ مصلح موعود کے لئے مامور ہونا شرط ہے اور خود "مصلح موعود" کو یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس عہدہ پر مامور کیا ہے۔ کارگر ثابت ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہے اور غیر مبائعین کی یہ دلیل کہ اگر آپ واقعی مصلح موعود ہیں۔ تو اس کا اعلان کریں قائم رہی اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انکشاف نہ ہوا تھا۔ اس لئے حضور بدستور اس مسئلہ کے بارے میں خاموش رہے اور غیر مبائعین اپنے اس مطالبہ اور دلیل کو باقاعدہ دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۷ء میں احمدیوں اور غیر مبائعین کے راولپنڈی والے مناظرہ میں بھی غیر مبائعین کے مناظر نے کہا۔

"ہمارا یقین ہے کہ وہ مصلح موعود ضرور پیدا ہوگا۔ خدا کی وحی سے کھڑا ہوگا۔ دعویٰ کرے گا۔ کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ اور منجانب اللہ یہ الہام پاچکا ہوں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کہ چند دوستوں کے اجتہاد سے ہی مصلح موعود ہونے کا خیال دماغ میں لے بیٹھے۔۔۔۔۔ اس کے لئے مبعوث ہونا اور دعویٰ کرنا ضروری ہے پہلے اشتہار کے الفاظ یہی ہے"۔

(مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۳۴-۳۵)

نیز کہا۔

"وہ عظیم الشان انسان مامور ہوگا علاوہ اس کا فرض ہوگا۔ کہ الہام الٰہی کے مطابق دعوے کرے کہ میں اس عہدہ پر قائم کیا گیا ہوں"۔ (صفحہ ۱۷۱)

اب "مصلح موعود" کا تقویٰ اور راستبازی ملاحظہ فرمائیے۔ جماعت کو یقین ہے۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں خود آپ کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن چونکہ الہاماً اس کی صراحت نہیں ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ مخالفین صرف آپ کے یہ کہہ دینے پر کہ آپ ہی اس عہدہ پر مامور ہیں۔ خاموش ہوسکتے ہیں۔ آپ خود خاموش رہے۔ اور اس مطالبہ کا کہ کیا آپ ہی مصلح موعود ہیں جواب دینے سے آپ کی طبیعت انقباض محسوس کرتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ دن آگیا (۲۰ جنوری ۱۹۴۴ء) کہ جب الہام الٰہی نے اس مسئلہ کو حل کردیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود حضور کو مصلح موعود کی خلعت عطا فرمائی۔ اور آپ نے اس امر کا دعوےٰ فرمادیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں آپ ہی کے متعلق ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے علم پاکر حضور نے بڑی تحدی سے لاہور کے ایک جلسہ میں اعلان فرمایا کہ :-

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب

سے بیچ نہیں سکتا ۔ کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں ۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا ۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی “

اللہ اللہ ۔ کس قدر عظیم الشان اور خدا رسیدہ انسان ہے ۔ وہ تمام شرائط اور لوازمات جو مصلح موعود سے متعلق تھے پورے ہو رہے ہیں آپ ہی کا نام محمود ۔ آپ ہی کا کام محمود ۔ آپ ہی فضل عمر اور بشیر ثانی ۔ آپ ہی مسیح موعود کے جانشین آپ ہی عمر پانے ۔ مسیح موعود کے تخم اور نسل سے بشارت الٰہی کے مطابق پیدا ہونے والے ۔ آپ ہی کے زمانہ میں احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے ۔ اور آپ ہی پیشگوئی کے مطابق زمین کے کناروں تک شہرت پا رہے ہیں ۔ الغرض تمام قرائن موجود ہیں ۔ لیکن آپ اپنے منہ سے اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے بلکہ آپ کا خیال ہے ۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ہو پیشگوئی کے متعلق کچھ کہنا پیشگوئی کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتا ۔

ناظرین دیکھ چکے ۔ کہ مصلح موعود والی پیشگوئی کی ایک ایک شق کمال وضاحت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے الہام سے حضور کو بتا دیا ہے ۔ کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں ۔ اب وہ لوگ جو کہا کرتے تھے ۔ کہ اگر میاں صاحب مصلح موعود ہیں تو الہام بتا کر دعویٰ کریں ۔ وہ بتائیں کہ اب انہیں قبول کرنے میں کیا عذر ہے ؟

الآن حصحص الحق

## مُصلح مَوعُود کی پیشگوئی میرے ذریعہ پُوری ہوئی (امیر المومنین)

” یہ جو فرمایا کہ مثیلہ و خلیفتہ اس خدائی الہام سے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی ۔ اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی ۔ آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے ۔ یعنی اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی ۔ خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی “

بہر حال میرے لئے خدا تعالیٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی “

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

**حضرت مفتی محمد صادق صاحب کیلئے دعا کی درخواست :** حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی آنکھوں میں غبار بڑھ رہا ہے دیکھ کر پہچان نہیں سکتے ۔ لکھنا پڑھنا قریباً بند ہے ۔ چلنے پھرنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے ۔ طبیعت میں گھبراہٹ زیادہ ہے ۔ احباب کرام دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد علاج کی کوئی صورت پیدا فرما دے اور اس بابرکت وجود کو صحت وعافیت اور لمبی عمر عطا فرمائے ۔ (خاکسار جمال الدین احمد قادیانی)

## گلدستۂ عقیدت

مرے حبیب مرے دل کا دلستان ہے تو
دلیلِ ہستیٔ باری وجود ہے تیرا
تری ہے ذاتِ مقدس فیوض کا منبع
خزاں کا خوف رہا ہے نہ کچھ خطر ہم کو
ترا وجود ہی یولد لہ کا مظہر ہے
خدا کے نورِ مجسم! فہیم ہو کے حلیم!!!
ترے کلام سے مُردوں میں جان پڑتی ہے
بچایا کفر کے حملوں سے تو نے ملت کو
علومِ ظاہر و باطن عطا ہوئے تجھ کو
خدا نے تجھ کو بنایا مظفر و منصور
ہمارے گوہرِ مقصود یوسف ثانی
خدا کے دین کی نصرت ہے تجھ سے وابستہ
جہاں پہ غلبۂ اسلام اب مقدر ہے
غلامِ دینِ محمدؐ! خدا کے بطلِ جلیل!!
خدا نے تجھ کو بنایا ہے مصلحِ موعود

رموزِ عشقِ حقیقی کا رازدان ہے تو
خدا کی تازہ کرامات کا نشان ہے تو
نکاتِ علمِ معارف کا نکتہ دان ہے تو
کہ باغِ دینِ محمدؐ کا باغبان ہے تو
امامِ وقت کا فرزندِ مہربان ہے تو
جہاں میں سِرِّ حقیقت کا ترجمان ہے تو
کرے جو زندہ دلوں کو وہ خوش بیان ہے تو
جہاں میں دینِ محمد کا پاسبان ہے تو
نبی کے تختِ خلافت پہ حکمران ہے تو
ہے جس کے نام کی فتح وہ کامران ہے تو
جہاں میں حسن و تجمل کی ایک کان ہے تو
ملے گا جس کی دعاؤں سے ”قادیان“ ہے تو
ترے ہی دم سے کہ سالارِ کاروان ہے تو
شکست کفر کو دی جس نے وہ جوان ہے تو
جہاں میں موجبِ صد فخر خاندان ہے تو

خدا نے ”نور“ سراسر جسے قرار دیا
وہ خوش نصیب جواں بخت شادمان ہے تو

(خاکسار محمد ابراہیم شاد احمدی)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد